اِنَّ اللہ علیٰ کُلِّ شَیءٍ قدیر

من تصنیف شاعر بے ہمتا جناب مرزا داؤد بیگ صاحب [illegible] مرزا حکیم جمعیت نظام نجوم حیدرآباد دکن

تلمیذ شاعر شیوا زبان جناب منشی لکھنو لال صاحب تائب لکھنوی مدظلہ العالی

در مطبع بہار اودھ لکھنؤ طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلم کیا لکھہ سکے اوصاف ذات پاک بیحد کا
محمد مدح خوان اللہ کے اللہ احمد کا

حیران جہان تھا یوسف مصری مقرر ہین سب
نہین بازار خوبی مین کوئی ثانی محمد کا

بجاے نور آنکھون پر لیا عالم نے سایہ کیون
کہ نور حق تھی وہ ذات اسلیے سایہ نتھا قد کا

نہوتی ذات پاک احمد مختار گر پیدا
تفاوت اس جہان مین کچھہ نہوتا نیک او بد کا

یہی ہے عرض مرزا کی تجھے کونین مین ہمدم
بعزت رکھہ خداوندا تصدق آل احمد کا

چشم روشن کیون نہو نور نظر پیدا ہوا
نور سے اللہ کے خیر البشر پیدا ہوا

تہنیت خوان ہین ملک نزدیک عبداللہ کے
تو مبارک ہو تمھین ایسا پسر پیدا ہوا

لوگ کہتے ہین کہ سرو باغ پھل دیتا نہین
سرو باغ احدیت مین کیون ثمر پیدا ہوا

جب علی پیدا ہوئے حضرت کے گھر ہوئے ملک
خانہ خورشید مین رشکِ قمر پیدا ہوا

جسکا ہے فراش مرزا خضر و الیاس آبدار
لو مبارک ہو وہ شاہِ بحر و بر پیدا ہوا

مین اول جہانکو بقا جانتا تھا
بقا مین فنا ہے یہ کیا جانتا تھا

کیا عشق نے کنت کنزا کو ظاہر
مین اس گنج مخفی کو کیا جانتا تھا

مرا دوست ہے مجھسے نزدیک ایسا
مین اپنے سے اوسکو جدا جانتا تھا

غم و رنج حیرت مین عزیز و
گذر رہتے تھے جو کچھ خدا جانتا تھا

دوئی کی کثافت سے تا زیست مرزا
جو کچھ جانتا تھا برا جانتا تھا

ماہ بنکر جب نمایان جلوہ یزدان ہوا
ٹکڑے ٹکڑے ہر کسیکا دامن عصیان ہوا

ایکدم مین دھو گئے دفتر گناہونکے تمام
جسکو ہی دریائے رحمت بدر طغیان ہوا

جو خدا کی بندگی مین عمر کو کرتے ہین صرف
فکر سے آزاد اونھین کا طائر امان ہوا

زاہدا ہنادوئی مین ہے بصارت کا قصور
دیکھلے ہے صاف ظاہر کیون تجھے نسیان ہوا

ہم وہ ہین مرزا گنہگار جہانکو درمیان
نام وخنے لیلیا وہ سورہ عصیان ہوا

جب سے جدا وہ یار طرحدار ہو گیا
اندوہ و غم سے دلکو سروکار ہو گیا

سوز تپ فراق نے دکھلا دیا اثر
سینہ ہمارا رشک دو نار ہو گیا

کل لطف اوسکی دیکھتے ہی دیکھتے مین ہای — دام بلا مین مفت گرفتار ہو گیا

ای گل ترا خیال خط سبز روز ہجر — زخم جگر پہ مرہم زنگار ہو گیا

بازار حسن مین تری شوخی کو دیکھکر — یوسف ہزار جان سے خریدار ہو گیا

وہ مہروش جو آکے مکان سے پلٹ گیا
مرزا کے حق مین روز شب تار ہو گیا

جب سے مائل ظلم پر یہ پیر گردون ہو گیا — حوصلہ جاتا رہا ارمان کا خون ہو گیا

پہلے گلیونمین پھرا کرتے تھے اب ہی سیر دشت — جوش سودا دلکو اپنے روز افزون ہو گیا

باتون باتونمین ہنکیون تسخیر اوسکی خلق ہو — جو سخن نکلا لب شیرین سے افسون ہو گیا

پہونکتا غنچونکو جو گلشن مین تھا گل ہا ربا — مثل بلبل کے مرا دل اوسپہ مفتون ہو گیا

جسکے داغ محبت کو نہین کرتا ہے خرچ — یہ دل نالان ہمارا مثل قارون ہو گیا

اوس یتیم خوبی نے دریا کا ارادہ جب کیا — سیل اشک چشم گریان آب جیحون ہو گیا

آج کیون روتے ہو مرزا ہچکیان لیکیے تم
پھر کسی کی یاد مین کیا قلب کا خون ہو گیا

دور جب دم مجھسے میرا مہ لقا ہو جائیگا — روز روشن مثل شب کالا توا ہو جائیگا

وہ بت کمسن کن انکھیون سے ابھی ہے دیکھتا — رفتہ رفتہ اور ہی کچھ حوصلا ہو جائیگا

گر نہ اپنے یار کو جنت مین پاؤنگا — مجکو جنت کا مکان دوزخ سرا ہو جائیگا

اوسکے بوسے کی طلب کرتا نہین اے دل ہے عجب — ورنہ وہ بت اور تجھسے بدگمان ہو جائیگا

محل امید ان مین مرزا کا ہو گا بادر
جوش پر جب اونکا دریاے سینہ ہو جایگا

دل سیکے جدا ہو گیا گلفام ہمارا
آغاز سے بدتر ہوا انجام ہمارا

کل وصل کے وعدی کو نہ کیجے گا فراموش
ای باد صبا کہیو یہ پیغام ہمارا

جب سی کہ تمہین پیار کیا ای بت کم فہم
مفقود ہوا طائر آرام ہمارا

ای چرخ ستمگار یہ افسوس کی جا ہے
نکلا نہ کبھی تجہسے کوئی کام ہمارا

دل ہی کو نہ راحت ہی جگر کو ہی نہ آرام
جسدن سے جدا ہی وہ دلارام ہمارا

کب دختر رز کی ہمین ستی ہے تمنا
لبریز مے عشق سے ہی جام ہمارا

اوڑتی ہی بگولے کی طرح خاک لحد کی
کیا کام کیا گردش ایام ہمارا

اوس کاکل پیچان کے تصور مین پھنسا دل
وہ زلف گرہ گیر ہوئی دام ہمارا

وہ خال ہوا دانۂ مرغ دل شیدا
کیون دام نہو زلف سیہ فام ہمارا

گہ رخ کا تصور ہی کبھی زلف کا مرزا
ہے صبح سے تاشام یہی کام ہمارا

رسوا جہان مین عشق کے آزار نے کیا
ہمکو خراب و خستہ دل زار نے کیا

آنسو بہا بہا کے رقیبون کی بزم مین
افشاے راز دیدۂ خونبار نے کیا

ٹکڑے جگر کے کردئے درد فراق نے
دل پائمال یار کی رفتار نے کیا

کل بزم سے جو مجھکو بٹھا کر اوٹھا دیا
ای شوخ کیا گناہ گنہگار نے کیا

آنسو کی طرح آنکھ سے بہنے لگا لہو ۔ یہ انتظار طالب دیدار نے کیا

سوز غم فراق نے خون پی لیا تمام ۔ مجروح سینہ ناوک دلدار نے کیا

مرزا ہمیں تو ناز تھا الفت پہ یار کی

پر کیا کہ تم پہ لطف نہ کچھ یار نے کیا

کیا کیا نہیں گناہ گنہگار نے کیا ۔ پر سب معاف رحمت غفار نے کیا

رنگ اوڑ گیا گلوں کا تو شبنم نے رو دیا ۔ نالہ کبھی جو بلبل گلزار نے کیا

رو رو دیئے عدو بھی مری شکل دیکھکر ۔ یہ غیر حال عشق کے آزار نے کیا

جاتا ہوں گر تو بات بھی کرتے نہیں وہ اب ۔ بیزار اس طرح اونھیں اغیار نے کیا

اپنا سمجھکے ہمنے تو تمکو دیا تھا دل ۔ پامال بیقصور اسے سرکار نے کیا

لیجا کے اوسکے کوچے میں ہر روز بیسبب ۔ بے اعتبار مجھکو دل زار نے کیا

مرزا کسیکو عشق سے اپنے خبر نہ تھی

افشائے راز سب یہ دل زار نے کیا

آج مہمان وہ مرا حور ہوا خوب ہوا ۔ یہ سیہ خانہ جو پر نور ہوا خوب ہوا

شکر ہے اٹھکے وہ سو روز یہاں آئے ہیں ۔ دل سے فرقت کا الم دور ہوا خوب ہوا

دلکے بہلانے کی اک راہ تو نکلی صد شکر ۔ سینے کے زخم میں ناسور ہوا خوب ہوا

ایکدن ہوگا مکان میرا بھی رشک جنت ۔ یار اب رشک وہ حور ہوا خوب ہوا

چلو جھگڑا چکا بہتر ہوا ای سنگ فراق ۔ شیفتہ دل جو مرا چور ہوا خوب ہوا

غیر اوٹھا تو وہ تسکین کو بینٹ لولے میری ۔ چلو محفل سے مری دور رہا خوب ہوا

پھنسکے زلفونمین حسینان جہانکی مرزا
دل شیدا مرا مجبور رہا خوب ہوا

محفل مین رقیبون کا بلانا نہین اچھا ۔ دشمن کو بہت سر پہ چڑھانا نہین اچھا

رحم آپ کا بھی ظلم سے خالی نہین اصلا ۔ ہنس ہنسکے چھری دل پہ لگانا نہین اچھا

اے شمع خو بزم مین غیرونکو بٹھا کر ۔ پروانہ صفت مجھکو جلانا نہین اچھا

کچھ دینمین صنم اونگلیان اوٹھینگی جہان مین ۔ مہ بینو نسے آنکھ لڑانا نہین اچھا

جو دیکھتا ہے جلتا ہی آنے پہ تمہارے ۔ سچ ہے یہ صنم اب کہ زمانا نہین اچھا

کہتا ہون جو مین اونسے مصیبت کبھی حال دل ۔ فرماتے ہین وہ یہ تو سنانا نہین اچھا

مرزا جو ملین اب وہ تو کہدینا یہ اونسے
ہر روز کا یہ ہمسے بہانا نہین اچھا

یہ دل نادان ہمارا آہ رہزن ہوگیا ۔ دوست جسکو اپنا ہم سمجھے وہ دشمن ہوگیا

مین وہ وحشی ہون پڑھا یا جیب سے جنون ۔ ٹکڑے ٹکڑے مثل دل صحرا کا دامن ہوگیا

چاندنی دیکھکے خلینمین کیون پہلی آج ۔ کیا کسی مہ کا خیال روی روشن ہوگیا

ایک گلرو کی جدائی مین بہا نیک کھائے گل ۔ سینہ بھرون مرادا غونکا مخزن ہوگیا

ناتوانی کو نہ پوچھو حلقۂ زنجیر پا ۔ ہجر مین اک بیوفا کی طوق گردن ہوگیا

آہ تک لب سے نہ نکلے گر کرونمین لاکھ جور ۔ کہدو یہ معشوق کا عاشق بہ قد محسن ہوگیا

تمنے مرزا دل لگایا ان حسینون سے عبث
اک فلک پر کیا جسے دیکھو وہ دشمن ہو گیا

نظر مین بس گیا جوبن کسیکا / غضب کرتا ہے بھولاپن کسیکا
شب وصلت ادہر اصرار ادہر عذر / وہ میرا ہاتھ اور دامن کسیکا
خوشی سے ٹھوکرین مارا کرین وہ / یونہین پامال ہو مدفن کسیکا
ہمارا شوق اونکا ناوکِ ناز / کسیکا دوست ہی دشمن کسیکا
کسیکی ہنستے ہی کٹتی ہی ہر شب / رہا کرتا ہے تر دامن کسیکا

رہا دنیا مین دائم کون مرزا
براے نام ہے مسکن کسیکا

پہلے وہ چھپ چھپکے تیرے میرے گھر جاتا رہا / اب حیا کیسی کہ بالکل دل سے ڈر جاتا رہا
کیا کہین ہم ڈھونڈھتے پھرتے ہین کسکو کو بکو / آج دل پہلو سے میرے ای قمر جاتا رہا
ذکر آنے کا تو کیا خط تک نہ بھیجا یار نے / کیا مرے نالون تمھارا بھی اثر جاتا رہا
لاغری نے تفرقہ ڈالا ہی یہ تنمین کہ آہ / سانس ادہر سینے مین آئی دم ادہر جاتا رہا
ہاتھ رکھکر میرے سینے پر بے تسکین دل / مجھسے کہتے ہین کہ اب دردِ جگر جاتا رہا
وصل کی شب پچھلے ہی سے چیختے تھے آج آہ / کیا موذن مر گیا مرغِ سحر جاتا رہا
جب خیال آیا کسیکا رات بھر تڑپا کیے / روتے روتے آخرش خود دردِ سر جاتا رہا
ہو گئی مجھکو شبِ مہتاب بھی آفت کی رات / چاند کے جاتے ہی وہ رشکِ قمر جاتا رہا

میننے دیکھا آرہا تھا ساتھ دشمن کے ابھی
دیکھتے ہی دیکھتے وہ بت کدھر جاتا رہا

کیون پریشان بدحواس آشفتہ دل ہے تو بہت
خط کمرے تو نہین سے اے نامہ بر جاتا رہا

وہ بلے مرزا تو یہ بولے بھلا چنگا ہے تو
مینے لوگون سے تو پائی تھی خبر جاتا رہا

وحشت کا اندلون یہ سنکے مجھے جوش ہوگیا
نالہ کیا کہین کہین بیہوش ہوگیا

گرنقص کچھ نتھا تو نکلتا وہ سامنے
خفت سے ماہ ابر مین روپوش ہوگیا

بالاے بام آیا وہ گردون رکاب جب
مہتاب و آفتاب در گوش ہوگیا

گرمے کی آرزو ہے تو پیلے نہ شرم کر
کیون کہتے کہتے شیخ تو خاموش ہوگیا

بھولا نہین ہون یاد ہین وہ گالیان مجھے
شاید حضور تمکو فراموش ہوگیا

ہر وقت بات بات پہ طعنے دے گئے تھے
سر دے کے آج اونکو سبکدوش ہوگیا

ہمکو یہ دن تو عید سے بڑھکر ہوا سعید
مرزا وہ ماہ آکے ہم آغوش ہوگیا

حسن کا گر آپکے ملکون مین شہرا ہوگیا
اک جہان مین میری بھی الفت کا چرچا ہوگیا

دل دیا تھا جو تمھین کہیے کہ وہ کیا ہوگیا
کچھ پتہ بھی اوسکا ہے صاحب کہ عنقا ہوگیا

پھیر لی جب آنکھ اوسنے زرد چہرا ہوگیا
جب نظر بھر کر نہ مجھے دیکھا مین اچھا ہوگیا

بار سنگ صدمۂ فرقت سے ایجان آپ کی
یہ دل نازک ہمارا بار [illegible] ہوگیا

اوسکا ہنسنا اور رونا میرا مقتل مین غضب
حیف ہے ہنسنے کو اک یہ بھی تماشا ہوگیا

جسکو دیکھو دم وہ بھرتا ہی بتون کا دہر مین — گیا بر اک گبر و مسلمان اوسکا شیدا ہو گیا

مجھسا آوارہ ہوگا دشت وحشت مین کوئی — قیس اک شاگرد تھا جسکا کہ سہرا ہو گیا

آخری دیدار ہے گر دیکھنا ہو دیکھ جاؤ — زندگی کا آج طے جھگڑا اکھیڑا ہو گیا

جسکو دیکھا خود غرض خود مطلبی پایا اوسے — دوست تو عالم مین گر پوچھو تو عنقا ہو گیا

دیکھ لینا سر بھی یہ قدمون پہ ہوگا آپ کے — خنجر ابرو کا جسدم کچھ اشارا ہو گیا

اب کہو مرزا تمنا کیا تمھارے دلمین ہے
دل دیار سوا ہوئے ٹھنڈھا کلیجا ہو گیا

جب گذر گور غریبان پر صنم کا ہو گیا — شور سے خلخال کے اک حشر برپا ہو گیا

اسقدر رویا تری فرقت مین اوس دریائے حسن — گھلتے گھلتے آخرش پانی کلیجا ہو گیا

ناصحا کیون کھا رہا ہی مغز بک بک کر مرا — مین تو تھا مجنون تجھے بھی خبط پیدا ہو گیا

کوئی بسمل ہو گیا کوئی ہوا پامال ناز — جسطرف دیکھا اودھر اک حشر برپا ہو گیا

مین وہ تھا برباد مرنے پر بھی آوارہ پھرا — خاک اوڑا انکو پس مردن بگولا ہو گیا

مردے جی اوٹھے چلا جب وہ خرام ناز سے — یار کی رفتار سے نادم مسیحا ہو گیا

در گر آتے نہ دم بھر جسم مین پاتے نہ روح — تم عیادت کو مری آنے مین زندا ہو گیا

اوسکی ترچھی نگاہون نے کیا بسمل مجھے — آپکی بیداد سے چھلنی کلیجا ہو گیا

ناز سے مرزا وہ کہتے ہین کہ دیکھا آپ نے
مجھکو جسنے اک نظر دیکھا وہ شیدا ہو گیا

تمنے آنا بھی اب اے غنچہ دہن چھوڑ دیا — یہ تو فرمائیے کیون مشفق من چھوڑ دیا

اے پری زلف پریشان کے تصور مین ترے — خانہ برباد ہوئے اور وطن چھوڑ دیا

چشم و عارض و دہن و لب کیلئے ہوتے فقط — کچھہ نکھہ بیٹھو تم اس ڈر سے دہن چھوڑ دیا

پیارے کر کے جدا غم یہ دیا غم مجھکو — کونسا تو نے ستم چرخ کہن چھوڑ دیا

ہجر جانان بھی ہوا موت ہمارے حق مین — تن نے جان چھوڑ دی اور جان نے تن چھوڑ دیا

ظلم صیاد جو کرنے لگا بیجا سب پر — جان کے خوف سے بلبل نے چمن چھوڑ دیا

پھول ہنستے تھے مین روتا تھا صبا چھیڑتی تھی — اک قلم اسلیئے مرزا نے چمن چھوڑ دیا

جسکی الفت مین دل شیدا آوارا ہوا — بعد مدت شکر ہے آج اوسکا نظارا ہوا

مر گیا گھٹ گھٹ کی جو کوئی پھنسا اس دام مین — دم نہین لیتا ہی ایدل [illegible] کا مارا ہوا

ہنسکے وہ کہتے ہین ایسے تو تھے لاکھون حسین — مین بھیون کسطرح سے پیارا لگا پیارا ہوا

تھک گئی جو آہ سوزان وہ تو گردون پر رہی — جو شرر اونچا ہوا وہ عرش کا تارا ہوا

کب تلک سوتے رہوگے اب تو اے مرزا اوٹھو — دوسری شام آئی دن بھی ختم یہ سارا ہوا

دل مین اونکا خیال آپہونچا — لو نوید وصال آپہونچا

مین جو رویا یہ بولے وہ ہنسکر — موسم برشکال آپہونچا

کیون نہ دل کی کلی شگفتہ ہو — وہ بت نونہال آپہونچا

جب گیا اوسکے ابرو کا خیال
آسمان پر ہلال آپہونچا

خواب مین بھی نظر نہ آتا تھا جو
آج اوسکا خیال آپہونچا

شکر اوسکا یہ ہے کہ با مقصد
قاصد نیک فال آپہونچا

چلو اب دیکھین سیر چاندنی کی
لو یہ ماہ کمال آپہونچا

زلف کے نیچے تل نمایان ہے
شام مین کیا بلال آپہونچا

سر کو قدمون پہ اوسکے کیجے نثار
یہی دل مین خیال آپہونچا

دل دیا ہے تو جان بھی کیجے عطا
لب پہ یہ بھی سوال آپہونچا

خاکسارون کی جان و دل مرزا
کرکے وہ پایمال آپہونچا

ای چرخ میرے گھر مین وہ پیارا کب آئیگا
برج حمل مین شمس ہمارا کب آئیگا

تسکین تو دیگا ہجر مین پر یہ تو کہیے آپ
ایصاحب اب خیال تمھارا کب آئیگا

ای نامہ بر تو جا نہ پریشان ہوگا مفت
وہ شوخ سنکے نام ہمارا کب آئیگا

بیمار اس امید پہ کرتے ہین شب بسر
اب دیکھنے مین صبح کا تارا کب آئیگا

کہنے کی بات ہے کوئی آیا پلٹ کے بھی
مرزا عدم کو جاکے دوبارا کب آئیگا

مہربان جس روز سے وہ ماہ ہمسیر ہوگیا
خانہ تاریک دنیا را اپنا پُر نور ہوگیا

سوختہ دل کے لیے اے ساقی بزم صفا
شربت دیدار میرا آب کوثر ہوگیا

رہبری کو خضر کی حاجت نہین کچھ عشق مین | اب دل شیدا ہمارا آپ رہبر ہو گیا
سیمتن جب سے چھپا سونیکا حظ جاتا رہا | بس پلنگ اژدھا بالین و بستر ہو گیا
اوس پری نے جب نہ بھیجا میرے نامے کا جواب | دل قفس مین جسم کے لوٹن کبوتر ہو گیا
واہ رے تاثیر عشق ماہ روے بے نظیر | جو شرر نکلا دل سوزان سے اختر ہو گیا
کاٹے کھاتی ہے بغیر اوس یار کے بارہ دری | در ہمارے واسطے ہر ایک اژدر ہو گیا
مجھسے یہ الفت ہے وحشی پاس سے ہلتی نہین | وحشت وحشت مین این مجنون سے بی بڑھکر ہو گیا
اوس حسین کے حسن کی کیا داستان کہتے کہون | ناخن پا سے ہلال چرخ کمتر ہو گیا
دل ہوا اس سمت راہی جستجوے یار مین | آرزو کا گھر شب فرقت مین ابتر ہو گیا
میکشی نے میری دکھلایا اثر یہ زاہدو | بعد مردن ساغر گل کاسۂ سر ہو گیا

شکر ہے مرزا کہ یہ کہتے تو ہین وہ دیکھکر
آپ کا کیا حال یہ دو دن مین ابتر ہو گیا

کل خواب مین وہ ماہ منور نظر آیا | گھر نور سے معمور سراسر نظر آیا
جب اوسنے کیا خنجر ابرو کا اشارا | عاشق کے مجھے تن پہ نہ پھر سر نظر آیا
دل خاک لگائے کوئی عالم مین کسی سے | جو بت نظر آیا وہ ستمگر نظر آیا
یون کہنے کو سیکڑون دنیا مین حسین ہین | پر اہل وفا کوئی نہ دلبر نظر آیا

جب یاد مین رویا ہون کبھی اونکے مرزا
جو اشک گرا آنکھ سے گوہر نظر آیا

پال رکھا ہے اونھون نے ایک جوڑا سانپ کا / اب ہوا ہے شوق اونکو تھوڑا سانپ کا

اونسے چھوٹین عارضون رہیگی زلفین نازسے / دیکھہ پڑتا تھا بس آئینے مین جوڑا سانپ کا

قبر مین بھی زلف کی دل سے نہ یاد اکدم گئی / ہمنے مرنے پر بھی تو پیچھا نہ چھوڑا سانپ کا

کو سوتے مین جو ہی چاہا کہ لون گیسو ہلے / مین یہ سمجھا بیٹھا ہے پہلو مین جوڑا سانپ کا

دگیسو مین غرض گل گھلکے جان اپنی گئی / ہوگیا عمر رواں کو میری کوڑا سانپ کا

یون تو موت آتی نہین ہے اسطرح تو آئیگی / سو رہینگے آج پیکر زہر تھوڑا سانپ کا

دھیان مین زلفونکے ہر رات دشت مین جاتی ہین ہم
چاہیئے ہر سواری ہمکو گھوڑا سانپ کا

اونکے آنےسے کچھ الفت کا قرینا ہوگیا / مرگ آنکھونمین نظر آتی تھی جینا ہوگیا

وہ ہلال ابرو نظر آیا نہ اُنکی تیس دن / یہ بھی میرے حق مین خالی کا مہینا ہوگیا

شیخ جی پہلے نہ سوچے جھومتے پھرتے ہو اب / مے کا پینا کیا کوئی پانی کا پینا ہوگیا

ہمنے وہ وہ داغ اوٹھائے ہین جو نکے ہجر مین / دوستو ہمصورت گلزار سینا ہوگیا

کیا کہین ہر ترا دیا لنسے کچھ کہا جاتا نہین
اب زمانے کا عجب ہی کچھ قرینا ہوگیا

خفا ہوا ہے مرا یار گھر نہین آتا / مجھے جہان مین اب کچھ نظر نہین آتا

عدم مین کیا ہین جانے سے اعلی تر / کہ جانے جاتا ہے جو پھر نظر نہین آتا

کچھ اوسکو زلف مین ہے کا بر گیا جسکا / مین لاکھ اوسکو بلاتا ہون پر نہین آتا

کسی رقیب نے شاید سکھا دیا ہے تجھے
کہ سب طرف تو ہی جاتا ادھر نہین آتا

وہ کون دن ہوا جسدن نہ رویا کر کے مین یاد
تمھین ترس بھی مرے حال پر نہین آتا

شریک آب وفا سے نہال الفت کو
سُن اسمین اے دل ناداں ثمر نہین آتا

صدا یہ آتی ہے جب دل کو ڈھونڈھتا ہون مین
کہ مین تو پاس ہون تجھکو نظر نہین آتا

مین جس سے کہتا ہون خط دیکے لا جواب اسکا
عجب تماشہ ہے پھر وہ ادھر نہین آتا

صبا یہ حال ہے مرزا کا اونسے تم کہیو
کہ ہوش بھی اونھین وہ دوپہر نہین آتا

گھبرا کے آج دل میرا تن سے نکل گیا
اچھا ہوا یہ خار چمن سے نکل گیا

جوڑا جو باندھا زلف کو جھٹکا کے بام پر
یہ غل ہوا کہ چاند گہن سے نکل گیا

کیا صاف صاف کہتے ہو اللہ ری شوخیان
کلمہ تو بکا میرے دہن سے نکل گیا

کیا خوب گذری جسمین اللہ صبح وصل
زانو پہ اونکے دم میرا تن سے نکل گیا

مرزا اٹھا رہی قدر نہ دیکھی شہر مین
اچھا رہا وہی جو وطن سے نکل گیا

گھر گیا جب سے مہِ کامل مرا
چین لیتا ہی نہین ہے دل مرا

بزم مین کل اوسکی شوخی دیکھکر
طائرِ جان ہو گیا بسمل مرا

میری مظلومی جب آئی یاد اوسے
قتل کر کے رو دیا قاتل مرا

جان دون اوس مدعی پر کھاکے زہر
ہے یہی اب مدعائے دل مرا

مین پڑا تھا عشق مین یہ دیکھو ستم — لیگیا پہلو سے کوئی دل مرا
کھینچ لائیگا اوٹھین اکدن ضرور — جذب دل ہے رہبر کامل مرا
اسطرح ہوتا نہ تو ہرگز ذلیل — مانتا کہنا اگر اے دل مرا
بسملونکی فرد مین ایجان نام — لیکے دل کر لیجیے شامل مرا

جب سے چھوٹا ہی یہ دام زلف سے
مضمحل رہتا ہے مرزا دل مرا
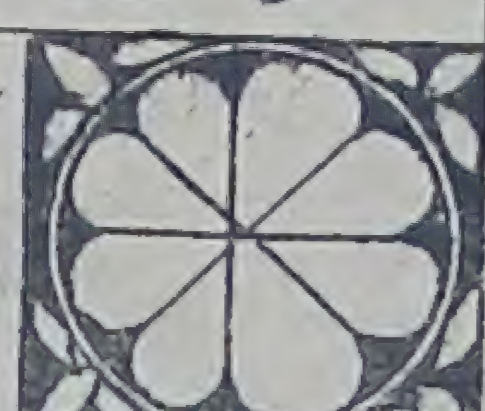
تمکو اگر جفا کا سبق یاد ہوگیا — ہمکو بھی حفظ نالہ و فریاد ہوگیا
رک رک کے باتین کرتا ہی کھلتا نہین سبب — کیا کل سے تجھکو اے دل ناشاد ہوگیا
دلکا مکان ہجر مین بیداد گر تری — غم سے الم سے درد سے آباد ہوگیا
ہین انقلاب دہر کی نیرنگیان عجب — گھر بنگیا کوئی کوئی برباد ہوگیا
کل کیا تمھین قسم ہی پڑھاتے تھے پٹیان — مانگے جو دل تو کہیو کہ برباد ہوگیا
اے رشک لیلی اس تری شیرین زبان سے — مجنون کوئی ہوا کوئی فرہاد ہوگیا
تم ایک مرتبہ بھی مکان پر نہین ملے — مین لاکھ مرتبہ ستم ایجاد ہوگیا
جو شعر عین آنکھ کے لکھا تھا وصف مین — ہاے چشم کا وہی پہ مرے صاد ہوگیا

مرزا کبھی کسیکو مین دینے کا دل نہین
ناصح کا قول صدق مجھے یاد ہوگیا

ہر دم خیال زلف سیہ فام ہوگیا — دل مبتلا بلا مین سر شام ہوگیا

حالات سرد گرم زمانے کے دیکھکر ... پیر فلک کو فکر مین سرسام ہو گیا
دیتا ہے ہر گھڑی دل بسمل یہی صدا ... بس ایک ہی نگہ مین مرا کام ہو گیا
وان دل لگا ملا اونھون نے یہان جان نکل گئی ... اونکی تو دل لگی ہوئی یان کام ہو گیا
رخ کو چھپایا جب سے مہرو نے زلف سے ... سورج گہن قریب سر شام ہو گیا
دین کسطرح سے دل کو تسلی فراق مین ... اوس بت سے بند نام و پیغام ہو گیا

مرزا مین ان حسینونکی صحبت مین بیٹھکر
بیکار اک زمانے مین بدنام ہو گیا

مجھسے ہوتا ہے غضب آج وہ دلدار جدا ... روح قالب سے نہ کسطرح ہوا یار جدا
ٹکڑے کرتا ہے جگر دل کے جو کرتا ہون خیال ... خنجر ناز جدا ابرو خمدار جدا
جب سے دیکھا ہے تری کاکل پیچان کو صنم ... جان بیزار جدا دل ہے گرفتار جدا
کبک کی چال کہان اور کہان چال ونکی ... اوسکی رفتار جدا یار کی رفتار جدا
بستر غم مین اوٹھاتا ہون چمن سے نرگس ... آج بیمار سے لو ہوتا ہے بیمار جدا
جب خیال آتا ہے روتے ہین لپٹکر سب تہ ... دل جدا جان جدا اور تن زار جدا

کھل گیا راز مرے دلکا ہر اک پر مرزا
ہو گیا جب سے خفا ہو کے مرا یار جدا

سوزش داغ جگر سے سینہ گلخن ہو گیا ... خانۂ تن مین چراغ ایذا کا روشن ہو گیا
ساکن فردوس سے کیونکر نہ مجھکو فخر ہو ... کوچۂ جانان مین اپنا جبکہ مسکن ہو گیا

ہم یہان تڑپین ہنسو غیرون سے تم اب کیا / اسقدر تجھپر کلیجا مشتق ہن ہو گیا

پوچھتے بیکار ہو خط کے ذریعے سے توکل / جو ہمارا حال تھا سب تمپہ روشن ہو گیا

واہ ری قسمت مری اور واہ رے میرے نصیب / دوست سمجھے ہم جسے اپنا وہ دشمن ہو گیا

کون یہ بلبل سے رو رو کر بیان کرتا تھا حال / داغ کھاتے کھاتے سینہ مثل گلشن ہو گیا

قیس کے مانند مرزا کیون نہ پھاڑین ہم لباس
مسکن اپنا اندنون صحرا کا دامن ہو گیا

مین نہ عاشق ہون پری کا اور نہ شیدا حور کا / ہان مگر پامال ہون مین اک بت مغرور کا

جسکو موسیٰ دیکھکر غش کھا گئے تھے طور پر / سایہ تھا وہ ہمارا اوسکے رخِ پُرنور کا

ناز جو یہ اوٹھا نہین سکتے اوٹھاتے ہین وہ ہم / اب تو ہے وہ حال اپنا جو کہ ہو مزدور کا

ہجر مین اوس سہ قد کے دار پر چڑھتا ہون روز / گھٹ گیا رتبہ ہمارے سامنے منصور کا

مین اگر گنجِ شہیدان پر کرون جا کر زبان / اور ابتر حال ہو واللہ اہلِ گور کا

یہ تمھارے ہی صنم غفلت کا سارا ہے سبب / کیا کرو گے سنکے تم قصہ دلِ مجبور کا

میرے دلکا تار بھی سچا ہے کیا اپنی قسم / حال ترلاتا ہے سب نزدیک ہو یا دور کا

کسطرح موسیٰ نہ جلوہ دیکھتے جا کر وہان / جلنا لکھا تھا اسی حیلے سے کوہِ طور کا

کسلیئے مرزا پریشان پھرتے ہو تم کو بکو
کیا پتہ اجتک نہین پایا دلِ رنجور کا

اب دلکو جلا دیگا یہ داغ کہن اپنا / پھنکتا ہے کئی دن سے تن اور بدن اپنا

کل خواب مین کرتا تھا یہ نید کوئی مجھسے — تم بھول گئے جا کر دنیا مین وطن اپنا

وعدے کئے گو لاکھون آئے نہ کسیدن بھی — کرتے ہو صنم ہو بہا بیکار سخن اپنا

یوسف سے حسین لاکھون ہون غرق خجالت مین — وہ رشک زلیخا گر دکھلائے ذقن اپنا

کیون تونے حسینون سے ملنے کی قسم کھائی
کیون ترک کیا مرزا الفت کا چلن اپنا

آیا جو نہین آج وہ رشک چمن اپنا — آرام کدہ ہو گیا بیت الحزن اپنا

کسطرح میسر ہون مجھے وصل صنم کا — جب تفرقہ انداز ہو چرخ کہن اپنا

اے رشک قمر تیری تصور مین شب غم — جو اشک گرا ہو گیا در عدن اپنا

سوز تپ فرقت نے یہ تاثیر دکھائی — جل جل کے ہوا خاک صنم تن بدن اپنا

جسدم کہ اوٹھا کوچۂ دلدار سے بستر — غم یار رہا دشت مصیبت وطن اپنا

غربت کا ہے آرام بھی بصورت تکلیف — ہے ملک سلیمان سے بھی خوشتر وطن اپنا

یہ لخت جگر ہین جسے کہتے ہو تم ایجان — ہمکو بھی دکھا دو یہ عقیق یمن اپنا

سچ ہے کہ یہ سب حضرت تائب کی بدولت
مشہور ہوا دہر مین مرزا سخن اپنا

تیغ کا گھایل ہون نہین اور نہ زخمی تیر کا — مین تو ہون کشتہ ازل سے اک بت بے پیر کا

لکھدیا جو اوسنے قسمت مین وہی ہوتا ہے بس — کام کچھ چلتا نہین تقدیر سے تدبیر کا

اوس گھڑی سب بھیج لیجائے گا رقیب روسیاہ — صبر جب پڑ جائیگا مجھ مبتلا دلگیر کا

بیقراری جب ہی روز ازل سے لکھنے لگا
تھرتھرایا جسم پہرون کاتب تقدیر کا

قتل تو کرتا ہی مجھکو بیرخی سے ڈر یہ ہے
منہ نہ پھر جائے کہین قاتل تری شمشیر کا

لاکھ تدبیرین کرے انسان مگر ہوتا ہی کیا
مٹ نہین سکتا کسی صورت لکھا تقدیر کا

ولولے مین سوئے دریا مین جو دیوانہ گیا
ہوگئی ہر موج حلقہ پاؤن زنجیر کا

جز غم و درد و الم کے ہیچ ہوا ہو درد فراق
کون پرسان حال ہی مجھ خستہ و دلگیر کا

کہاتے کہاتے آخر کار اب یہ مین لاغر ہوا
طوق گردن ہو گیا حلقہ مری زنجیر کا

بس تری ترچھی نگہ کافی ہے میرے قتل کو
کام ہی خنجر کا اسمین کچھ نہ کچھ شمشیر کا

کچھ نہین موقوف ہی پر حسن ایسی ہی چیز
دیکھکر دل آہی جاتا ہی جوان و پیر کا

شکر ہی اب چرخ کو بھی غیر کے دل کی طرح
خوف ہی مجھ دل جلے کے آہ کی تاثیر کا

اب تلک آیا نہین مرزا پلٹ کر نامہ بر
دلکو الجھن ہے سبب کہلتا نہین تاخیر کا

ہوگئے اگلے زمانے بہی انسان گیا گیا
لطف فرماتے رہے جن پہ سلیمان کیا کیا

رویا کرتی ہے یہ کہکے کبھی حسرت
خاک مین ملگئے عشاق کے ارمان کیا کیا

کس سے ہم حال کہین کون کوئی سنتا ہے
بعض منہ دیکھکے کہدیتے ہین ہان ہان کیا کیا

درد و غم رنج و الم حسرت اندوہ و ملال
اوترے ہین دلکے مکان مین مرے مہمان کیا کیا

آئی فصل خزان تنگ گلستان کے بیچ
پہوٹ کے روئی ہی گل بلبل نالان کیا کیا

دل پر داغ کی دیکھو تو نہی سیر آ کے
پہول زخمون کے کہلے ہین بہار ایجان کیا کیا

جب سے تم آئے ہو کچھ رنگ ہی گلشن کا ہے اور
دیکھو ہین نغمہ سرا مرغ خوش الحان کیا کیا

دل بہنسا کر یہ مجھے آوارہ وطن کا ہر روز
بل کی لیتی ہے تری کاکل پیچان کیا کیا

دم پرسش کہو کیا دوگے جواب اے مرزا
ان حسینون نے کیا تمکو پریشان کیا کیا

ہر شب عمر دو روزہ پہ ہے نازان کیا کیا
نہین معلوم سمجھتے ہین یہ نادان کیا کیا

دل نہ دیتے ہین نہ دین بات تو آ کر سن جائین
خط مین لکھا کرون مین اُنکو ہر آن کیا کیا

بات اچھی بھی کہو گر تو برا مانتے ہین
کان مین یارونکے بہر دیتا ہے شیطان کیا کیا

حسن و خوبی مین جو یکتا ہے وہ بت نام خدا
اوسکے بندے ہین سبے گبر و مسلمان کیا کیا

بزم مین غیر کے منہ پھیر کر اے آئینہ رو
دل بیکس کو ہمارے کیا حیران کیا کیا

ہمسے بھی کچھ تو بیان کیجیے کل کا احوال
شکوے تم غیر سے کرتے تھے مری جان کیا کیا

دل کسیکو نہ دے امید وفا پر کوئی
مر گئے ہین اسی ارمان مین انسان کیا کیا

آجتک ہمنے قدم گھر سے نکالا تھا نہ آہ
اب کہان سے مجھے وحشت نے بیابان کیا کیا

کیا کرے ناز سخنگوئی پر اپنے مرزا
ہو گئے پردہ دنیا پہ سخندان کیا کیا

شہرہ تمہارے حسن کا یہ دلربا ہوا
جسنے ذرہ بھی نام سنا مبتلا ہوا

جتنے سمجھائے دلکو نیا ولولا ہوا
لو پھر ہمارے قیدی دام بلا ہوا

صبر و شکیب و تاب و توان کب کے جل گئے
سینے مین رہگیا ہے فقط دل جلا ہوا

کرتا نہین ہے وہ روہ دل سے رُکا ہوا مین | سنتا نہین کسیکی ذرا بھی کہ کیا ہوا
انگڑائیان وہ لیتے ہین پڑ رہ کے بزم مین | اے دل اب اور بھی کچھ پاؤ نہین حوصلا ہوا
سو مرتبہ سے کیون جی کیا ہو گا کم نہ پل | وعدہ مگر نہ ایک بھی تمسے وفا ہوا

چھپ چھپ کے سب سے روتے ہو کیون زہر گری
مرزا تمھارے دلکو کہو تو یہ کیا ہوا

نہ کیون اوج پر ہو ستارا ہمارا | جو ہو زیب آغوش پیارا ہمارا
غضب اونکے واللہ ہین ناز و غمزے | کہ دل کر دیا پارا پارا ہمارا
جسے لوگ کہتے ہین خورشید گردون | وہ ہے سوز دل کا شرارا ہمارا
رقیبون کے ہمراہ پھرتا ہے وہ مہ | یہ گردش مین ہے اب ستارا ہمارا

یہ کل کون کہتا تھا ہنس ہنس کے مرزا
کہ اک واسطہ ہے تمھارا ہمارا

دل میرا والۂ بت پردہ نشین ہوا | پہلو نہ اسکو چین کا حاصل کہین ہوا
ہم آسمان کے جور سے فرقت مین پھنس گئے | برہم یہ ساز عیش کہین سے کہین ہوا
یہ بھی ہے اپنی خوبی قسمت کہ غیر نے | گر زہر بھی دیا تو مجھے انگبین ہوا
مینے تو دیکھو جان بھی دیدی فراق مین | تمکو مگر وفا کا نہ میرے یقین ہوا
پھر آج سر اوٹھانے لگے بات بات پر | پھر دیجیے سوال یہ میرے نہین ہوا
دیکھا فلک کو جسنے حقارت کی آنکھ سے | وہ لقمۂ دہان نہنگ زمین ہوا

بیشک بتان دہر غضب کے ہین سنگدل
ہمزہ تمھارا آج سخن دلنشین ہوا

اوسیکے نور کا جلوہ ہر ایک جا دیکھا
چھپا ہوا کہین دیکھا کہین کھلا دیکھا

جہان ہین رمز بتان کا جو سلسلا دیکھا
تو خود کو بند سلاسل ہین مبتلا دیکھا

جو مینے آنکھونکو غفلت کے خواب سے کھولا
بندھا ہوا رسن عشق مین گلا دیکھا

پلا کے غیر کو ساغر دیا ہے داغ مجھے
صنم کا مینے عجب کچھ معاملا دیکھا

ہے کوہکن کہین اور قیس ہے کہین ہمزہ
فراق یار مین ہر اک کو باولا دیکھا

جب کان کا موتی تہ گیسو نظر آیا
پہلو مین شب تار کے جگنو نظر آیا

دیکھا نگہ غور سے جب مینے فلک پر
مہتاب ترے سامنے جگنو نظر آیا

دلکو تو چھڑا لاتا مین زلفون سے سراسر
پر اوسکی رہائی کا نہ پہلو نظر آیا

او مہر جمال آگے ترے حسن کے واللہ
مہتاب فلک پر مجھے جگنو نظر آیا

پھر دن مین خیال قد زیبا مین ہون رویا
ہمزہ جو کوئی سرو لب جو نظر آیا

چلتے چلتے حلق پر ابرو کا خنجر رہگیا
وائے غم بیک اجل منزل مین تھک کر رہگیا

نیلگون بوسے کا داغ اوس ماہ کے رخ پر نہین
پھول یہ گلزار مین سوسن کا کھلکر رہگیا

قتل مجھ پر آرزوے وصل کو جب دم کیا
تیغ قاتل مین مرا خون بنکے جوہر رہگیا

خوب جلوہ حضرت موسی نے دیکھا طور پر
آپ بیخود ہوگئے اور کوہ جلکر رہگیا

کبک تقے ہوگیا اوس شوخ کی رفتار پر
دیکھکے ہے کی صفا حیران سکندر رہگیا

عشق کی وہ سخت منزل ہی کہ اے جوش جنون
ساتھ دینے سے ہمارے خضر رہبر رہگیا

کچھ سبب کھلتا نہین اسکا مجھے اے جذب عشق
کیون دل مہجور سینے مین تڑپکر رہگیا

لیکے دل وہ چلدئے ہمراہ دشمن سیر کو
مین مسوس کر سوچ کر با دیدۂ تر رہگیا

عشق مین میرے مژہ کے یہ ہوا جوش جنون
فصد جب فصاد نے لی رگمین نشتر رہگیا

تو سنو فرقت مین اک دنیا کا غم تھا دلکے گرد
اے ستمگر لب پہ دم آ آکے اکثر رہگیا

کروٹین رہ رہ کے کیون لیتے ہو مرزا ہر گھڑی
ٹوٹ کر کیا دلکے رگ مین غم کا نشتر رہگیا

خبر دے رہا ہے یہ خنجر کسیکا
قدمبوس ہونگو ہے سر کسیکا

کسی سے جدا ہو نہ دلبر کسیکا
تبہ ہو نہ حسرت بھرا گھر کسیکا

مین کسطرح ناصح کرون ضبط آہین
کہ چلتا نہین زور دلپر کسیکا

دل گم شدہ یاد آتا ہے مجھکو
اگر دیکھ لیتا ہون ساغر کسیکا

پریشان ہو جب یاد آتا ہے مجھکو
وہ چھٹکا نا زلف معنبر کسیکا

نہین بھولتا ہے وہ ہنگام صحبت
مجھی کو سنا ہے ہنسکر کسیکا

نہین سایۂ چرخ پر سبے یہ عقد ثریا
چرالایا ہے ماہ جھومر کسیکا

مجھے بھی تعجب یہ آتا تہا کوئی
یہ دل مفت لیتا ہے کیونکر کسیکا

خیالِ جمالِ قمر وش سے مرزا
ہے کا شانۂ دل منور کسیکا

دل اوسکی زلفِ دوتا کے دیوانہ بنگیا ۔ صدچاک ہو کے رشک سے شانہ بنگیا
دل ہی نے مجھکو دامِ الم مین پھنسا دیا ۔ جو تھا یگانہ حیف وہ بیگانہ بنگیا
مجنون رہا نہ قیس رہا سب عدم گئے ۔ قصہ ہمارا خلق مین افسانہ بنگیا
دل ہی مین تو خیالِ بتان گوشہ گیر ہے ۔ شایان خدا ہے کعبہ مین بتخانہ بنگیا

مرزا خیالِ گوہرِ دندان مین یار کے
آنسو جو نکلا آنکھ سے دُر دانہ بنگیا

بے نقاب اوسکو روبرو دیکھا ۔ چہرۂ حور ہو بہو دیکھا
نقشِ دیوار بنگیا مین حزین ۔ اوسکا جب نقشہ دو بدو دیکھا
بات مین اوسکے ہین نئے انداز ۔ مین نے کل طرز گفتگو دیکھا
جب لگایا اونھون نے تیر ادا ۔ مضطرب مرغِ آرزو دیکھا
وصل اوسکا کمال مشکل ہے ۔ مین نے ہر پہلو آرزو دیکھا
جب پڑھا صبح سورۂ قرآن ۔ مصحفِ رخ کو روبرو دیکھا

دلِ تاریک کیون نہ روشن ہو
مجھکو مرزا نے ماہرو دیکھا

ظالم ترے خیال مین دل مبتلا رہا ۔ آوارہ مین بگولے کی صورت سدا رہا

دلکی کشش بھی اوسکو نہ لائی مرے قریں
دنیا مین اس امید پہ یارون سدا رہا

دولت وصالکی نہ میسر ہوئی کبھی
سایہ فگن ہزار برس گو ہما رہا

وہ بیوفا نہ ظلم سے باز آیا آجتک
مین جھیلتا فراق کے صدمے سدا رہا

گو تمنے اوسکو لاکھ بھلایا مگر صنم
مرزا کو ورد نام تمھارا سدا رہا

وہ رات بھر رقیب کے گھر بیوفا رہا
اے دل مرا قضا کا یہان سامنا رہا

تدبیر چارہ گر کی نہ کام آئی ایک بھی
یہ دوست زخم دلکا ہمیشہ ہرا رہا

یہ انقلاب حال ہے کیونکر ہنو رقم
فرقت سے بھی وصال کی شب غم سوا رہا

اوسکا خیال دلمین ہے وقت نماز بھی
یاد خدا مین بھی مین بتون پر فدا رہا

جسے خطا تو کوئی بھی سرزد نہین ہوئی
پھر بیقصور کیون وہ ستمگر خفا رہا

منکا ملک تو ڈھل گیا الضعف ہجر مین
اب زندگی کا کون مری آسرا رہا

آج اسکو مار اکل کیا مجروح اور کو
اوس شوخ سنگدل کا یہی مشغلا رہا

شوخی ہزار دست تمنا نے کی مگر
جولانیون پہ اوسکا سمند حیا رہا

وہ شوخ جلد یا نہ سنی ایک بھی مری
مرزا پکارتا مین اُسے بار ہا رہا

گر بلند آہ ہو نکا میری کچھ دھوان ہو جائیگا
آسمان اک اور زیر آسمان ہو جائیگا

دوست اپنا ہو گیا ہے لذتون وہ گلبدن
داغ حسرت اب نصیب دشمنان ہو جائیگا

پھر رقیبونکا کہو کیا حال ہوگا اوس گھڑی
جسگھڑی وہ ماہ مجھپر مہربان ہوجائیگا

دل دیا جب ہمنے دینے مین اکیا ہے دریغ
مانگ دیکھو حال الفت کا عیان ہوجائیگا

تم جو پہلو سے مرے اُٹھو گے ای جان جہان
راہیئے ملکِ عدم یہ نیمجان ہوجائیگا

گر وفاؤنکی مری تم داد دوگے بزم مین
شیفتہ دل سے تمھارا اک جہان ہوجائیگا

شعلہ رویونکی صفت مرزا کیا کرتا ہے روز
شہر مین مشہور یہ آتش زبان ہوجائیگا

جلوہ گر خورشید رو جبدم ہمارا ہوگیا
ماہ خجلت سے فلک پر پارا پارا ہوگیا

اب امید زیست بسمل کو تری قاتل نہین
چاندنی سے زخم کھلکر پارا پارا ہوگیا

یہ دکھایا اوج قسمت نے مرے بگڑی یہ بھی
جو شرر نکلا مری آہ سے تارا ہوگیا

چھپ گیا پردے مین بدلی کے قمر ہوکر خفیف
جسگھڑی کوٹھے پہ وہ مہ جلوہ آرا ہوگیا

کیون نہین پھولے سماتے ہو بدن مین اپنے تم
آج کیا مرزا کسی گل کا نظارا ہوگیا

زلف و عارض پر جو تیرے مبتلا ہوجائیگا
راتدن بیشک گرفتار بلا ہوجائیگا

ایکدم مرقد پہ میری کھینچ لائیگا اوسے
جذبۂ دل میرا مشل کہربا ہوجائیگا

گر خرام ناز دیکھے گا دم سیر چمن
کبک اونکی چال پر دل سے فدا ہوجائیگا

تجھکو جو جو ظلم کرنا ہے وہ کرلے شوق سے
حشر کے دن میرا تیرا فیصلا ہوجائیگا

گر ترا بسمل کوئی نالہ کریگا ہجر مین
آسمان پھٹ جائے گا اک زلزلا ہوجائیگا

کہل ہی جائیگا اجی بابِ اجابت اوسگہری
جس گہری عاشق ترا محوِ دعا ہو جائیگا

اک جہان اندہا نظر آئیگا مجہکو ہمدمو
ماہرو جس روز اسے مرزا جدا ہو جائیگا

ذرِ دیدہ نگاہون نے کیا کام کسیکا
بدنام زمانے مین ہوا نام کسیکا

زلف و رخِ روشن کے تصور مین ہمیشہ
ہے وردِ شب و روز ہمین نام کسیکا

کیا یاد کرینگے تجھے اربابِ زمانہ
نکلا نہ فلک تجھسے کوئی کام کسیکا

دل چھین لیا پیاری اداؤن سے ہمارا
ابرو کے اشارے سے کیا کام کسیکا

تم حضرتِ دل عشق مین ایسے ہوئے رسوا
بدنام نہ یون دہر مین ہو نام کسیکا

مرتا ہے کسیکی کوئی فرقت مین کسی سے
اے بادِ صبا کہیو یہ پیغام کسیکا

سینے سے لگا رکہین نہ کیون داغ محبت
مرزا یہ ہے بخشا ہوا انعام کسیکا

ہجر مین بیتاب جب مین غم کا مارا ہو گیا
اسقدر تڑپا دل بنیا پارا پارا ہو گیا

میرے رونے کا بیان کیا ہو سکے تفصیل وار
یہ سمجھ لو نوح کا طوفان دوبارا ہو گیا

ہو چکی اب زندگی ختم اپنی اور ہم جی چکے
دشمنِ جانی مرا جب اونکا پیارا ہو گیا

[illegible] محفل مین وہ مجکو بٹہا کر غیر سے
انکا ہی برجِ الم مین اب ستارا ہو گیا

آتشِ سوزِ غمِ دل نے جلایا اسقدر
آفتاب اک آہِ سوزان کا شرارا ہو گیا

فکرِ دنیا فکرِ عقبے فکرِ وصلِ سیمبر
ایک دل کیا کیا کرے عاجز بچارا ہو گیا

کچہ نہین کہتے ہو چُپ بیٹھے ہو کیون بت کیا آج
حال کیا مرزا یہ دو دن مین تمہارا ہو گیا

تختہ یہ بے سبب نہین ہلتا مزار کا
لاشہ ہے اسمین دفن کسی بیقرار کا

اکی تو بس بلاؤ نگا مین خوش ہو یا خفا
ای شیخ جی تم آئے دو موسم بہار کا

عاشق پہ ظلم غیر پہ بندہ نوازیان
دستور کیا یہی ہے مرے جان پیار کا

آنسو روان مین پتلیان پہرتی ہین ہر گہڑی
دیکہا تماشہ دیدۂ پر انتظار کا

وعدہ تو کر گیا مگر آیا نہ آج تک
کیون رنگ فق نہو دل امیدوار کا

اوس گل بغیر ہوتا ہے دل ٹکڑے ای صبا
مژدہ نہ دے تو آمد فصل بہار کا

لپٹا لیا گلے سے بت شوخ و شنگ نے
مرزا ہزار شکر ہے پروردگار کا

کیا ہے بہروسہ زندگئ مستعار کا
مرزا خیال چاہیے روزِ شمار کا

کہہ کے کہے قصہ آمد فصلِ بہار کا
صیاد دل دُکہا نہ قفس مین ہزار کا

آتا ہے بام پر دہ قمر دش برائے سیر
چمکا نصیب طالب دیدارِ یار کا

نظروں سے دل وڑانے لگے عاشقوں کے اب
چسکا پڑا ہے انہون انکو شکار کا

کہوتا نہ دلکو سے لیکے مرے بزم غیر مین
کرتا نہ مجہکو صید شبِ انتظار کا

سچ ہے کہ پوچہتی نہین مفلس کو موت بہی
بہرتا ہے دم ہر اہلِ جہان نالدار کا

گلشن مین آج پہولے سماتے نہین ہین پہول
ذکر سنکے آمد فصل بہار کا

سو مرتبہ لوٹ کے قیامت چلی گئی ۔ پھر بھی گھٹا نہ طول شب انتظار کا

مرزا کسی حسین سے یہ پوچھینگے آج ہم
کیا ہے طریقہ جادہ الفت کا پیار کا

ہم چاندنی مین جام پئینگے شراب کا ۔ ہو گا قمر کے ساتھ طلوع آفتاب کا
آئے بھی وہ تو شرم و حیا لیکے ساتھ مین ۔ وصلت مین بھی نہ پردہ اٹھا یا حجاب کا
قاتل خدا کیواسطے کر قتل مین نہ دیر ۔ حلقوم خشک تشنہ ہے خنجر کی آب کا
کوئی صنم مین کیون نہ پئین ہم جام مے ۔ جنت مین تو ثواب ہے پینا شراب کا
وہ میرے غنچہ لب کا پسینہ ہے حد ہو ۔ لکھا ہے جسکو عطر زمانہ گلاب کا
سیماب اور دل کا مرے حال ایک ہے ۔ مین کیا کرون بیان صنم اضطراب کا

رفعت پسند ہوتی نہین خاکسار کو
مرزا مین ہون غلام شہ بوتراب کا

ردیف باء معجمہ

سنتا ہو گا کوئی بھی اے یار دلفریب ۔ دلدار و دلربا و دل آزار دلفریب
اے شیخ آج کیا ہے جو تم بزم رند مین ۔ آئے ہو سر یہ باندھکے دستار دلفریب
ہم تمکو ہی سمجھتے تھے لیکن تمھاری زلف ۔ یہ تم سے بڑھکے نکلی دل آزار دلفریب
کاہیکو پھر کسیکی محبت کرے کوئی ۔ تم سے جو ہون جہان مین دو چار دلفریب

مجھسے کچھ اور کہتے ہو تم غیر سے کچھ اور ۔۔۔ کیا کیون کہے جہان نہ تمھین یار دلفریب
دل بھیجنے کو لائے تھے ماتو ہمین لیلیا ۔۔۔ مشتاق ہوگا کوئی خریدار دلفریب

کیونکر پسند طبع ہو خاص و عام کے
مرزا تمھارے ہوتے ہین اشعار دلفریب

حیف اکدن ہوئی اوسکی ملاقات نصیب ۔۔۔ مجھسے بھی ہونگے کسیکے نہ خرافات نصیب
غم و اندوہ مصیبت الم و رنج و ملال ۔۔۔ ہجر دلبر مین یہ مجھکو ہوئی سوغات نصیب
وصل سے شاد کوئی ہو کوئی ترسے بیکس ۔۔۔ اپنے اپنے ہین یہ اے قبلۂ حاجات نصیب
بیطلب آئے وہ دل پکڑے ہوئے ہاتھو نسے ۔۔۔ جذب دل تجھکو ہوئی خوب کرامات نصیب

تم یہ مرزا سے نہ پوچھو کہ گذرتی کیا ہے
ٹھوکرین کھاتا ہی ہر دن مرا ہر رات نصیب

اب یہ اوس بت کا حال ہے صاحب ۔۔۔ بات کرنا محال ہے صاحب
دل ہوا پائمال لاکھون کا ۔۔۔ اس قیامت کی چال ہے صاحب
آپکی یاد ہجر کی شب مین ۔۔۔ یہ بھی ہمکو وصال ہے صاحب
ہو مقابل تمھارے آئینہ رو ۔۔۔ کہان اتنی مجال ہے صاحب
فی الحقیقت یہ علم دنیا مین ۔۔۔ دولت لازوال ہے صاحب
جب سے لائے ہین آپ یان تشریف ۔۔۔ غیر کا غیر حال ہے صاحب
کیون نہ جو درفتہ ہون نہ شادی سے ۔۔۔ آج روز وصال ہے صاحب

مجھکو واللہ روز فرقت مین
اک گہڑی اکیسال ہوتی صاحب

کیون شگفتہ نہ دل ہو صورت گل
بر مین وہ نونہال ہے صاحب

جب مین سوتا ہون تمکو دیکھتا ہون
خواب مین بھی خیال ہے صاحب

تیرے مرزا اسکے انذون بجندا
زلیست مین احتمال ہے صاحب

دشمن ہوے ہین جان کے ایجان کیا سبب
اغیار روز اوٹھاتے ہین خلوت فان کیا سبب

ہوتے ہوے مین جذبۂ دل کے بھلا کبھو
کیونکر اوٹھاؤن غیر کا احسان کیا سبب

سایہ بھی تجھپہ زلف صنم کا پڑا نہین
اے دل یہ پھر تو کیون ہے پریشان کیا سبب

عمداً قصور تو کوئی تمسے ہوا نہین
پھر کیون خفا ہوے ہو مری جان کیا سبب

کیا قیس کوہکن کو اوٹھا لے گئی قضا
خالی پڑے ہین کوہ بیابان کیا سبب

اوسنے نقاب تک نہین چہرے سے دور کی
دل عاشقون کے ہو گئے حیران کیا سبب

ہم کیا کہین کہ کسطرح کاٹی ہے کل کی رات
تمکو رہا نہ وعدہ کا جو دہیان کیا سبب

دل دیکے بار ہجر اوٹھانے ستم سہے
اسپر بھی تم خفا ہو مری جان کیا سبب

اونکو تو یاد بھی کبھی آتی نہین مری
مجکو خیال رہتا ہے ہر آن کیا سبب

کچھ شوخیون نے اونکی سکھا تو دیا نہین
آتے نہین ہین پاس ارمان کیا سبب

بوسہ طلب کیا تو یہ مرزا ملا جواب
تمسے کبھی کی جان نہ پہچان کیا سبب

گلشن مین فصل گل ہے یہ مہمان عندلیب بھر لے گل مراد سے دامان عندلیب
کیونکر کریگی جا کے چمن مین گلونکو پیار صیاد باغ مین ہے نگہبان عندلیب
یہ چھپے نہین ہین نو اسنجیان نہین اے گل ہے آج باغ مین نالان عندلیب
رہتا ہے وسط باغ مین کیون آشیان ترا کیا تجھکو دید گل کا ہے ارمان عندلیب
وہ بھی تو آج کل ہے کسی گل سے چھٹ گیا
مرزا کرے گا چاک گریبان عندلیب

ردیف باے فارسی

تمہاری زلف کو کہتے ہین گ کالا سانپ ضیاے رخ سے بنا ہے یہ کوڑیالا سانپ
مجھے تو دل ہی نے چھو چھو کے زلف ڈسوایا خود اپنی یار بغل مین ہی مین نے پالا سانپ

دیگر
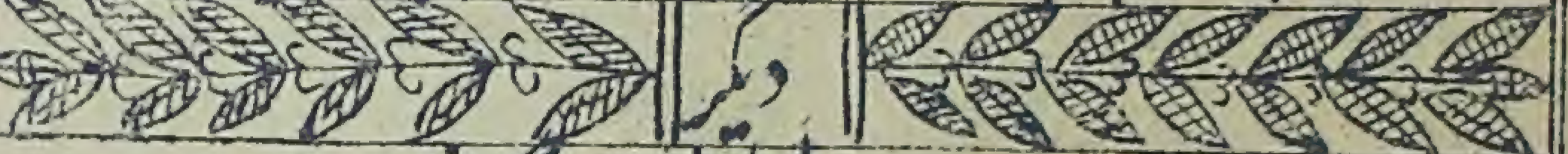
جلوہ افزا ہوا وہ رشک قمر آپ سے آپ دل مرا ہو گیا نخچیر نظر آپ سے آپ
دل پر درد کا ہوتا ہے اثر آپ سے آپ رات دن بہتی ہین آنکھین مری تر آپ سے آپ
اوس گل اندام کی اللہ رے نازک بدنی سیکڑون کھاتی ہے بل ونکی کمر آپ سے آپ
سچ ہی مرزا کہ نہین عشق بلا سے کچھ کم
پھونک دیتا ہے یہ عاشق کا جگر آپ سے آپ

راضی مین کام لیجے جو ظلم و ستم سے آپ لیکن جدا نہ کیجیے اپنے قدم سے آپ

کیون دلکو ہم بتائین کہ واقف ہین تمسے خوب
لیجائیگا اسکو بھی اگر وہ زدم سے آپ

کوئی ہزار پند و نصیحت کرے مگر
ہرگز نہ باز آئینگے جور و ستم سے آپ

کیا آفتاب تمسے بھرا ہے کچھ آجکل
مثل قمر جو جاتے ہین اب صبحدم سے آپ

جلوہ وہان بھی آپ کا ہے یان بھی آپ کا
کب احتیاج رکھتے ہین دیر و حرم سے آپ

بوسہ جو مانگا بولے کہ ہمتو بخیل ہین
جا کر سوال کیجیئے اہل کرم سے آپ

مرزا جو روؤن مین لب و دندان کی یاد مین
پیدا ہون موتی ہونگے مری چشم نم سے آپ

زمانہ مین تو ہے مشہور بس زمین کا سانپ
مگر بلا تو ہے گیسوے مہ جبین کا سانپ

ہزارون نے مسلمان کو کر دیا کافر
نہین ہے زلف یہ ہے راہ باغ دین کا سانپ

ہمارا دود فغان اور تمہارا سایۂ زلف
وہ آسمان کا ہے سانپ یہ زمین کا سانپ

نہین ہین زلف سے قطرے ٹپکتے پانی کے
یہ زہر اوگلتا ہے اوس شوخ مہ جبین کا سانپ

تو یہ بھی اونکی سی کہنے لگا ستم دیکھو
یہ دل بھی ہو گیا اب میری آستین کا سانپ

فلک کو پھونکدے کاغذ کیطرح پھونک ایک
بلند ہو جو مری آہ آتشین کا سانپ

جو اپنے دل مین نہ مرزا رکھے خیال اوسکا
تو کاٹے دوزخ پر نار کی زمین کا سانپ

محو گریہ جو ہوئے دیدۂ تر آپسے آپ
خون دینے لگا پھر زخم جگر آپسے آپ

پھونکتا سینہ و دلکو نہ اگر سوز فراق
آہ مین میری نکلتے نہ شرر آپسے آپ

گفتگو سے ہر اک انسان کا یارو ن بخدا ۔ قوم مین کھلجاتا ہے سب عیب و ہنر آپسے آپ

آپکا تیر ادا اور مرا جذبہ عشق ✣ دل مین کر لیتے ہین کیا جلد یہ گھر آپسے آپ

مین یہ کہنے بھی نپایا کہ مرا دل لیجے ۔ شکر ہے ہو گیا منظور نظر آپسے آپ

گر مرے جذبہ دل مین کچھ اثر ہے مرزا
دلکو تھامے ہوئے آئینگے ادھر آپسے آپ

ردیف تائے معجمہ

سونے دیا نہ مجھکو گھڑی بھر تمام رات ۔ کاٹی وہ اسنے چٹکیان لیکر تمام رات

دندان کے آپکا جو تصور بندھا اسے ۔ برسائے چشم نے مری گوہر تمام رات

اچھا ہوا جو وہ دل مضطر کو لیگئے ۔ لیتا نتھا قرار یہ دم بھر تمام رات

بجلی بھی چمکی پانی بھی برسا شب وصال ۔ ہنستے رہے وہ مجھکو رولا کر تمام رات

سرمہ ادا ... اسکے نازسے
مردے جلائے دیدیکے ٹھوکر تمام رات

تمنے گذاری غیر و نمین ہنسکر تمام رات ۔ رو رو کے ہمنے کاٹی ہے دلبر تمام رات

گل سونگھہ سونگھہ زلف معنبر تمام رات ۔ ہینے کیا دماغ معطر تمام رات

حبت و صلمین بھی ذکر رین وہ رقیب کا ۔ کیون اپنی طبع ہو نہ مکدر تمام رات

اے دل نہ جا رقیب کی محفلمین باز آ ۔ کمبخت ورنہ روئیگا دن بھر تمام رات

رخسار یار کی جو مجھے یاد آ گئی | مین شکل آئینہ رہا ششدر تمام رات

بیکس کو سب ستاتے ہین دُنیا مین ظلم ہی | یہ کہکے کوئی روتا ہے مضطر تمام رات

مرزا اب مجھے تو ایک گہڑی اک پہاڑ ہے

اوسکی بلا کٹیگی یہ کیونکر تمام رات

جو نہی چو گل صنم کی کلائی تمام رات | بیکل رہا مین پھر نہ کل آئی تمام رات

تڑپا کیا مین صورتِ سیماب پہر بہن | فرقت مین اوسکے نیند نہ آئی تمام رات

گل تار تار جیب و گریبان کیا کیا | وحشت کچھ ایسی دلمین سمائی تمام رات

ایسا ہی کوئی کرتا ہی وعدہ کسی سی جہوٹ | گل تمنے راہ خوب دکہائی تمام رات

آئے بہی مہ تو منہ کو چہپائے نقاب مین | کچھ کی نہ بخت بد نے رسائی تمام رات

بوسہ جو مانگا رخ کا تو اوس بت نے ضد یہ کی | صورت ملک شہ ہمکو دکہائی تمام رات

مرزا نہ ایک آنے سے اوس رشک ماہ کے

گل چاندنی بہی گہر مین نہ آئی تمام رات

اب دیتے ہو لیلی کے عبث نام محبت | آغاز مین سوچ نہ کچھ انجام محبت

تم خوش رہو اپنا تو ہی اب کوچ جہان سے | آخر ہے صبا کہیو یہ پیغام محبت

جو اسمین پہنسا مر کے ہوا بہی نہ رہا وہ | کہتے ہین اجل جسکو وہ ہی دام محبت

عشق کا کیا جانے مرزا صحِ نادان | معلوم ہو پی لے تو اگر جام محبت

دکہلاتا ہون سوز دل اگر اسنے اوسکو | عاشق کو نہی ملتا ہے انعام محبت

کالی ہی دین بوسہ اگر لب مجھے بن | سے قند سے بہتر کہین دشنام محبت

مرزا نے جو کی ترک حسینون کی ملاقات
نام اسلیے رکہا گیا گمنام محبت

دل دیکے خرید ینگے ہم آزار محبت | سُنتے ہین بہت گرم ہو بازار محبت
للّٰہ تو شکل اپنی دکھا جا کسی صورت | دم توڑ رہا ہے ترا بیمار محبت
کہتے تھے نہ کہنا دل بیتاب کچھ اونسے | وہ سُنکے خفا ہو گئے اظہار محبت
آتی ہے صدا قبر سے عاشق کے یہ ہر بار | چھوٹا نہ مرے پر بھی گرفتار محبت
شوخی نہ تجھے چھوڑیگی اوس شوخ کی اے شوق | جاتا تو ہے تو جانب گلزار محبت
دیکھ اب بھی کہا مان مرا روئیگا ورنہ | اے دل نکر اوس شوخ سے اقرار محبت

کمبخت نے کیا پائی طبیعت ہے بلا کی
مرزا کے سُنے تو کوئی اشعار محبت

قرآن بھی قول کرین گر وہ اوٹھائے دوست | پھر بھی یقین مجھکو نہ اوس بت کا آئے دوست
کیسے کہ دل ہی جبکہ یہ ہو مبتلائے دوست | معلوم ہو نکیون مجھے پیار وادائے دوست
ملتا ہی دوست دوست سے اے جہان نہین | ایسا خدا کرے کہ ہمارا بھی ہوے دوست
اے شوق پیچھے پیچھے چلا جا صبا کے ساتھ | ہان تو بھی دیکھ آ در دولتسرائے دوست
وہ اک کا خون کرتی ہے یہ سو کا آن مین | تلوار کی ہے کاٹ سے بڑھکر ادائے دوست
دلمین خیال رہتا ہے آنکھون مین شکل یار | یہ ہے قیام گاہ تو وہ ہے سرائے دوست

یوں دوست تو بہت ہیں کوئی دوست ہے وہی
سختی میں اپنے دوست کے جو کام آئے دوست

دیوانہ دیکھکر مجھے صحرا میں قیس نے
بولا ملا کے ہاتھ کہو تم کب آئے دوست

پہلے نہ یہ سمجھ لیا دشمن ہے جان کا عشق
جب دل گیا تو کہتے ہو مرزا کہ ہائے دوست

ردیف تائے ہندی

اپنی مقراض زباں سے مری گفتار نہ کاٹ
رشتۂ زیست کو پیارے مرے ہر بار نہ کاٹ

مثل تلوار کے اے ابروِ خمدار صنم
ہر رگ و پے کو مرے صورت اشجار نہ کاٹ

آرزو ہے کہ مری خون ہو جائے کہیں
سر کو بے رحمی سے اے قاتل خونخوار نہ کاٹ

حرف نہ کھینچنگے ترے نام پہ صاحب فہم
بات کو مری سخنور دم گفتار نہ کاٹ

مجھسے کہتی ہے اجل ہجر ہی میں مر جا
انتظار میں کبھی شب اقرار نہ کاٹ

بار بار اوٹھگئے نہ بوسے لے دلا کاکل کے
دیکھ کھا سے یہ کہیں مار سیہ کار نہ کاٹ

بت سے الفت نہ بڑھا بہر خدا اے مرزا
اے ایام جوانی کے یہ بیکار نہ کاٹ

کبھی ملائے نہ صبا ہے مشکبو کے گھونٹ
کہ میں فراق میں پیتا رہا لہو کے گھونٹ

جناب شیخ جی اسطرح نوش کرتے ہیں مے
کہ جیسے پیتے ہیں پانی کے رند جو کے گھونٹ

وہ اور نشہ میں چڑھ جاتے حسن کے اپنے
اوتارتا نہ جو میں راہ آرزو کے گھونٹ

میں جیکا رنگ بیاں پی گے کل لہو کے گھونٹ
وہ سا سے مرے غیر انکو دیا پایا گے

بادہ خوار ہے مرزا جہان میں اے ساقی
اک سانس میں پیتا ہے دو سبو کے گھونٹ

ولیفت تا معجمہ

تو سکی محفل میں دل پیان جاتا ہے عبث
اور گر جاتا ہے تو پھر تلملاتا ہے عبث

حال دل اوس سے جو کہتا ہوں تو کہتا ہے شوخ
میں نہیں سنتنے کا تو مجھکو سناتا ہے عبث

تو بھی اے دل ہو کشیدہ وہ کھنچا ہے تجھسے گر
مفت جان اپنی جدائی میں گنواتا ہے عبث

دیکھ پچھتائے گا مانے گا نہ کہنا گر مرا
دل ہر اک کا زلف پر خم میں پھنساتا ہے عبث

حال تو ہے غیر اور کہتے ہو اچھا ہے مزاج
بگڑی بات تو نکو تو اے مرزا بناتا ہے عبث

دل جلاتے ہیں بت اہل وفا کیا باعث
گرم کرنے میں یہ بازار جفا کیا باعث

میں سمجھتا تھا کہ دل آزار نہیں تو اے چرخ
لوگ کیوں کہتے ہیں پھر اہل جفا کیا باعث

نیت جو یہ چاہتے ہیں ملتا ہے انکو یا رب
میری بھی تو نہیں مقبول دعا کیا باعث

شکر کیجا یہ شکایت وہ کب کرتے ہیں
بت رہا کرتے ہیں عاشق سے خفا کیا باعث

مینے قصہ بھی نہیں انکی جفا کا نہ گلا کیا
یہ رہا کرتا ہے دل محو بکا کیا باعث

نا امیدی تو نہیں ہے سنا تمھے بن کے آئی
نالے کرتا ہے دل محو فنا کیا باعث

سر جہد کا لے ہوئے گیوان روسے ہو مرزا بر فت
ہو گیا یار ترا تجہسے جدا کیا باعث

ردیف جیم معجمہ

دیکہہ لین شوخیان تمہاری آج
گالیان دو نہ پیاری پیاری آج

کل جنون نے کیا گریبان چاک
دست وحشت ہے تیری باری آج

فصل گل آئی شیخ چہپ چہپ کر
گہر مین کرتے ہین بادہ خواری آج

حال بلبل پہ رو نہ اے شبنم
اپنی دکہلا نہ غمگساری آج

گہٹتی جاتی ہے اپنی تاب و توان
بڑہتی جاتی ہے بیقراری آج

سب یہ کہتے ہین کل وہ دل جلا جائیگا
باتین کرتے ہین پیاری پیاری آج

دل تو اول ہی جا چکا مرزا
صبر و طاقت کی آئی باری آج

سن اے طبیب کر نہ اس زار کا علاج
مشکل ہے سخت عشق کے بیمار کا علاج

تیر نگہ چلاتے ہو جہک جہک کے بزم مین
کیا خوب کر رہے ہو دل افگار کا علاج

عاشق کو ستاتے ہین کیا چرخ کیا صنم
کرتا نہین ہے کوئی بہی غمخوار کا علاج

اب کیا کہون کہ دیکہ زبان تہہ ملٹ گئی
صاحب جہان مین نہین انکار کا علاج

دیکہا جو تمکو چین بہ جبین دم نکل گیا
خوش پایا ہو گیا دل بیمار کا علاج

غیرون سے اختلاط ہے ہمپر عتاب ہی کیا ہو ہمارے دیدۂ خونبار کا علاج

مرزا یحبہ صنم کے اب اچھا کریگا کون
عیسے سے جب ہوا نہ دل زار کا علاج

آمادہ سرزنش پہ ہوئے پھر رقیب آج
کوئی نہین پھٹکتا ہے میرے قریب آج

اب یہ سمجھ لو خاتمہ اپنا ہے اسلیے
نسخے مین لکھکے اوڑھکے غلطی طبیب آج

ہنستے تہے زخم روتی ہتین ملکے حسرتین
یہ وقت قتل دیکھا تماشہ عجیب آج

تم آئے جان رفتہ پھر آئی یہ دیکھیے
یان ہوچکا تھا کوچ عدم کا نصیب آج

زیر لوائے احمدی مرزا ہو روز حشر
مقبول کر دعا یہ مرے یا مجیب آج

ردیف جیم فارسی

ناتوان دل ہنس گیا ہی یار کے بالون کے بیچ
سخت مشکل ہی نکلنا قلب کا کانٹون کے بیچ

ہمدمو مین کس بہروسے پر کہو زاری کرون
اب اثر کچھ بہی نہین باقی مری نالون کے بیچ

خوب روشن ہو گیا وہ روے انور زلف سے
ایک گوری کی نہو کیون قدر دس کالون کے بیچ

داغ روشن ہین سینہ خانے مین دلکے اسطرح
جسطرح سے پہول ہوتے ہین صنم ڈالون کے بیچ

مفلسی کا یاد دندان مین نہین مرزا ہی خوف
بھر لیے اشکون کے موتی مینے رومالون کے بیچ

مچ گئی دھوم تری حسن کی بازار کے بیچ
چرچا ہوتا ہے یہی روز خریدار کے بیچ

ایک فرہاد جو تھا دوست مرا وہ بھی گیا
ہائے ہمدم نہ رہا کوئی بھی کہسار کے بیچ

رنج سے کاکل تری لپٹی ہوئی رہتی ہے مدام
اب رہا فرق نہ کچھ کافر و دیندار کے بیچ

کیون نہ روؤن مین شب ہجر کہو اے یارو
خندہ زن یار ہو جب محفل اغیار کے بیچ

شکر کی جا ہے جو سنتا ہے یہی کہتا ہے
کیا ہی مرزا ہے لطافت تری اشعار کے بیچ

وہ پھولے پھولے پھرتے ہین صحن چمن کے بیچ
یان ہم گھرے ہین دشمن جان محن کے بیچ

فرقت مین روتے روتے کسی شوخ چشم کے
ناسور پڑ گئے مرے زخم بدن کے بیچ

بلبل گلون سے کر کے وصیت یہ مر گئی
مرقد بنائیو مرا صحن چمن کے بیچ

دو باتون مین تجھ کو تو کر لیتا رام مین
ہوتا گذر مرا جو کہین انجمن کے بیچ

کیا ہے صبا کی خطا جو یہ سنبل سے کہہ دیا
ہوتا ہو وصف زلف صنم کا ختن کے بیچ

چوٹی نے تیرے قتل کیا اک جہان کو
چرچا ہے ایک جا ہی یہ ہند و دکن کے بیچ

مرزا ہم اسطرح سے ہین رہتے جہان مین
جسطرح سے زبان ہو رہتی دہن کے بیچ

ردیف حائے حطی

نکلا ہے گھر سے آج وہ دلدار اسطرح
قتل کو لیے ہے ہاتھ مین تلوار اسطرح

برہم ہے اونکی کاکل خمدار کیطرح
کیون ہو نہ حال قلب گرفتار کیطرح

ہر قسم کے جہان مین ایدل حسین ہین
ہان طرحدار اک ہے تو دو چار کیطرح

دل تو گواہی دیتا ہے آئینگے کل ضرور
گر بھی گئے ہین آج وہ اقرار کیطرح

جاتے تو میکشون کے ہو ہمراہ شیخ جی
ہو گے ذلیل تم سر بازار کیطرح

پھر کوئی کھلنے والا ہے گل تازہ اندنون
جاتے ہین باغ ساتھ مین اغیار کیطرح

ہر شخص مجھکو دیکھکے کہتا ہے خیر ہو
انکو ہوا ہے عشق کا آزار کیطرح
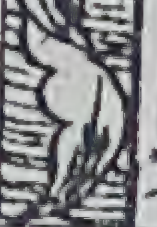
کہدے یہ کوئی اونسے جھروکے سے دیکھ لین
دم توڑتا ہے آپ کا بیمار کیطرح

کہتے ہین سنکے میری غزل کو وہ بزم مین
مرزا بہت سے اسمین ہین اشعار کیطرح
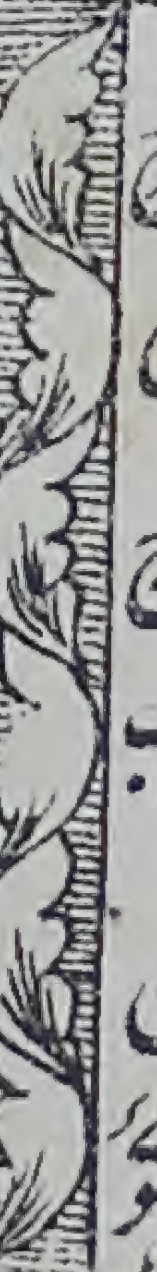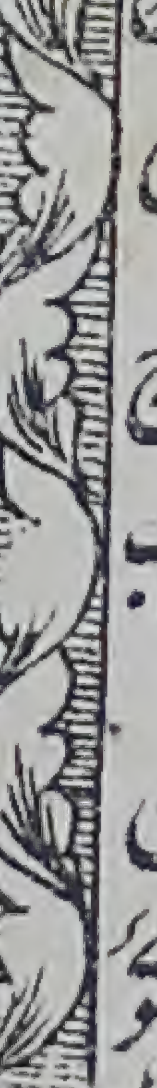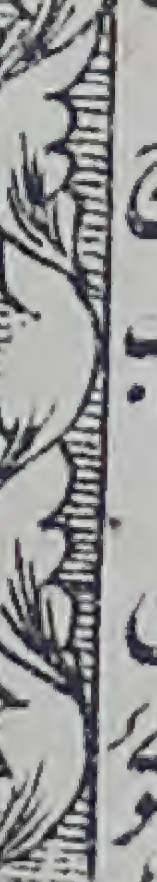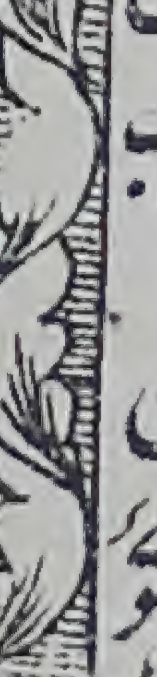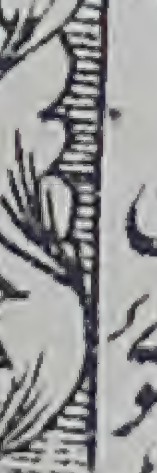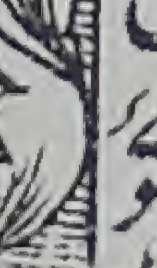
در آئی کسکی یاد یہ تلوار کیطرح
جو کاٹتی جگر ہے ستمگار کیطرح

مرنے پہ بھی نہ حسرت دیدار کم ہوئی
آنکھین کھلی ہین روزن دیوار کیطرح

لپٹا کے وہ گلے سے یہ بولے کہ کیون غش
لو کر لو آج پیار مجھے پیار کیطرح

اک گلبدن کے ہجر مین اے بلبل حزین
لاغر ہوئے ہین ہم بھی کسی خار کیطرح

اونکی تو کوئی ظلم سے خالی نہین ہے گت
ملتے بھی ہین تو ٹھنک کے وہ تلوار کیطرح

اک حشر بگذرین ہے اوس شوخ کی ہوا
لاکھون پڑے سسکتے ہین بیمار کیطرح

امید اب ہائی کی اسکے مجھے نہین
دل بھی کراہا کرتا ہے بیمار کیطرح

پامال تم کرو کہ اسی کے لیے تو ہم
در پر پڑے ہین سایۂ دیوار کیطرح
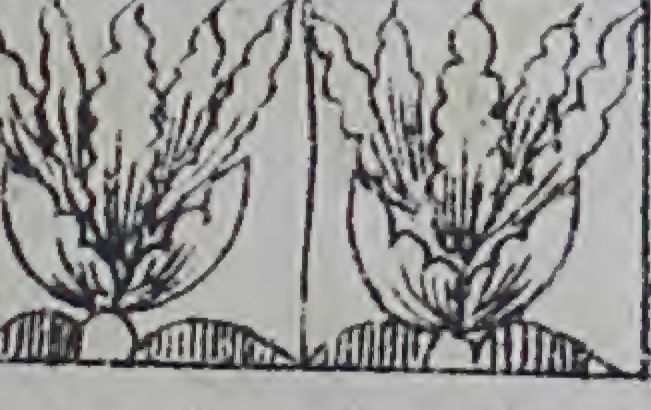
دیتا خدا عروج انہیں کو ہی دہر مین | جہکتے ہین جو کہ نخل ثمر دار کیطرح
غیرون نے خار کہا کے یہ دس گلگو بہر یا | عاشق سے تم ملا کرو تلوار کیطرح
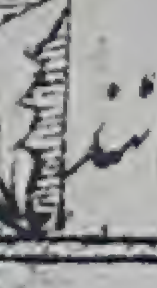
مرزا مین اپنے چشمۂ خوبی کی یاد مین
رو یا کیا کل ابر گہر بار کیطرح

ردیف خاے معجمہ

رنگ سے رُخ کے نہین ہی ابروِ خمدار سُرخ | خونِ عاشق سے ہوا ہی خنجر خونخوار سُرخ
سُرخ شعلہ سا نظر آتا ہی وہ رنگین لباس | سُرخ جوڑا سُرخ محرم سُرخ لب جسمار سُرخ
قاصد اسکو سیاہی کی نہین ہی احتیاج | لکھتے ہین ہم خون دل سے نامۂ دلدار سُرخ
آب باران کو مین سمجہا ای فلک رنگ شہاب | اِن دنون جو ہو گئے ہین دیدۂ خونبار سُرخ
آج جو آیا وہ گلرو بہر گلگشت چمن | پرتوِ رخسار رنگین سے تہے گُل اشجار سُرخ
ایک میرے قتل سے دو فائدے حاصل ہوئے | سرخروئی ہو گئی میری تری تلوار سُرخ

خون کے میرے لگائے ہین جو جہا بے جا بجا
اس سے ہین اوس شوخ کے مرزا در و دیوار سُرخ

ردیف دال مہملہ

نہ رُخ پہ چہوڑیے زلفین نقاب کے مانند | حجاب سے کیجیے صاحب حجاب کے مانند

یہ حسن اور جوانی ہے خواب کے مانند
امید اہل جہان ہے سراب کے مانند

شراب کی جو مذمت کرو گے حضرت شیخ
جلو گے تا بحیات آفتاب کے مانند

اک اسپہ ہاتھ لگایا اک وسمہ چھوڑ دیا
نہین ہے کوئی جفاجو جناب کے مانند

نہ پوچھ حالت دلدادگان تو اے واعظ
خراب ہے دل خانہ خراب کے مانند

ابھر کے چلتے ہین اتنا نہین سمجھتے ہین لوگ
کہ زندگی ہے جہان مین حباب کے مانند

رنگی ہے شیخ کی ڈاڑھی کسیسنے سوتے مین
غضب ہے اوسپہ کہ مو سے خضاب کے مانند

جدہر تو جاتا ہے کلیان مہکتی ہین پیارے
ترے پسینے مین بو ہے گلاب کے مانند
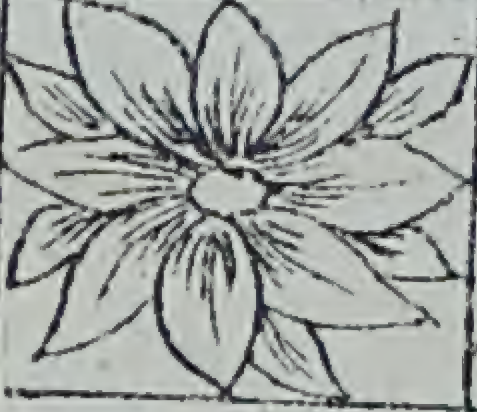
نہ کس طرح سے ہون مرزا کی چلبلی غزلین
ہے طبع اوسکی مزاج جناب کے مانند

وہ کرینگے جو یہ ہین جور و جفا میرے بعد
کوئی لیگا بھی نہین نام وفا میرے بعد

اپنی آنکھون سے نہ دیکھونگا انہین غیر کے ساتھ
ایسا ہونا ہے تو ہو وے یہ خدا میرے بعد

پیاس کانٹون کی بجھانیکے لیے صحرا مین
آ ہی جائیگا کوئی آبلہ پا میرے بعد

زیست تک ہی یہ مرے ظلم و تعدی اونکی
نہ رہے گی یہ جفا اے یار ہوا میرے بعد

مین وہ آوارہ ہون صحرای جنون مین مرزا
دیکھنا خاک اوڑائیگی صبا میرے بعد

دیا ہے آج وہ ہاتھے پہ اوسنے پیارا چاند
جیسے ہو دیکھ کے غیرت سے پارا پارا چاند

یہ ہاتھ تھے کبھی گردن مین آشنیون کے
جواب ہین صرف دعا بھر آشکارا چاند

جہانمین دہوم ہے اوس مہروش کے انکی
اسی سے وقت سحر گرگیا کنارا چاند

وہ مہروش جو سر بام بے نقاب ئے
تو صاف عکس سے ہو رخ کے آشکارا چاند

مین اوسکی ماہ سے نسبت دون کسطرح مرزا
کہ جسکے پرتو رخ سے سنے ستارا چاند

ردیف ذال معجمہ

بھیجتا ہون جو کبھی حال و نہین لکھکر کاغذ
چاک کر ڈالتے ہین پڑھکے وہ اکثر کاغذ

آج چلتی ہے ہوا شوق کی بیتیا بانہ
کیا عجب پہونچے جو اوس تک مرا اوڑکر کاغذ

خط مین مضمون نقاہت کا وہ پڑھکر بولے
ناتوان ہین تو یہ لکھا ہے مجھے کیونکر کاغذ

ہون وہ مجنون جو لکھون حال مین اونکو اپنا
چاک ہو جاے ہے ہو مثل دل مضطر کاغذ

جب کبھی یاد ستاتی ہے مجھے ہجر کی شب
اونکا لکھا ہوا رکھ لیتا ہون دل پر کاغذ

نام بوسے کا جو مین لون تو زبان کاٹینگا
ہاتھ کیچیگا قلم اب مین لکھون گر کاغذ

شکر کی جا ہے کہا ہے کہ مین کل آؤن گا
اب نہ مرزا مجھے بھیجین کوئی لکھکر کاغذ

ردیف دال ہندی

کہتے شیشے کو کر لیا ہے گھمنڈ
کسکا دنیا مین رہگیا ہے گھمنڈ

پھر ستانے لگے وہ عاشق کو
حسن پر اونکو پھر ہوا ہے گھمنڈ

کیسا رسوا ہوا وہ عالم مین
جسنے اے ہمنفس کیا ہے گھمنڈ

غیر کہتے ہین گر تو کہنے دو
چھوڑ دو چھوڑ دو برا ہے گھمنڈ

وہی ہوتا ہے پھول پھل سے نہال
جسکی نظرون سے گر گیا ہے گھمنڈ

حسن پر اونکو ناز ہے گر کچھ
ہمکو بھی عشق پر ہوا ہے گھمنڈ

قول مرزا کا اے صنم سچ ہے
کہ مصیبت کی ابتدا ہے گھمنڈ

ردیف رائے مہملہ

گیسو جو اوس قمر نے سنوارے پلنگ پر
افشان کے فندے ٹنگئے تارے پلنگ پر

کرتے تھے کس سے آپ اشارے پلنگ پر
لیٹا تھا کون شبکو تمہارے پلنگ پر

کاٹی سنائین آپنے ہم چپ سنا کیے
کروٹ بھی لی شرنج کے مارے پلنگ پر

پوچھو نہ یہ کہ کاٹی ہے کیونکر شب فراق
شب بھر چشم گنا کیے تارے پلنگ پر

باہین گلے مین ڈال کر سوتے تھے کسکے گل
کس سے یہ ہو رہے تھے اشارے پلنگ پر

بیٹھی تھین ٹہر ہا کے یہ پایا رقیب نے
تڑپا کیا وہ رات کو سارے پلنگ پر

مرزا ہمین تو عشق نے بدنام کر دیا
ہر رات تڑپا کرتے ہین سارے پلنگ پر

کیا کیا ہین اونکے ناز و ادا ز و شور پر | ٹھوکر لگانے آتے ہین عاشق کی گور پر

تمکو بھی چاہیے کہ کرو مجھ گدا پہ رحم | الطاف تھے کمال سلیمان کے مور پر

اہل جہان کو دہوکا ہوا آفتاب ہے | جب اونکی رخ کا عکس پڑا میری گور پر

معلوم ہو کہ کشتۂ شعلہ عذار ہون | ہے شمع اسلیے مرے بالین گور پر

مرزا جو تجھکو کرنا ہو کرلے وہ کام تو | حالات دہر رہتے نہین ایک طور پر

آیا ہے جب سے دل یہ مرا اوس نگار پر | صدمے اوٹھا رہے ہین دل بیقرار پر

رخسار گل ہین آنکھ ہے نرگس تو قد ہے سرو | اوس غیرت چمن کا ہے جوبن بہار پر

صیاد رحم کہا کے رہا کر دے ایکدن | پر پھڑپھڑائے روز قفس مین ہزار پر

آنسو ہمارا پانی کا قطرہ تو ہے مگر | رکھتا ہے فخر یہ گہر آبدار پر

ہوتی ہین چہلین غیرون سے گلشن مین آ کے روز | دیتے ہین اور داغ دل داغدار پر

بعد فنا فلک پہ ستارے وہ بن گئے | ذرے تپان جو تھے مرے دل کے غبار پر

مرقد یہ ہے فدا مرے عالم کی بیکسی | ہے لوٹ چاندنی مرے شمع مزار پر

کوئی امید فاتحہ اوس گل سے کیا کرے | دو پھول جو چڑھانے نہ آئے مزار پر

آہون سے سوز دل سے یہ کل ہو رہا تھا فلک | ٹھہرا ہے آسمان دھوئین کے غبار پر

حسن ملیح یار کا مرزا کرو بیان | چھڑکو نمک ہی زخم دل بیقرار پر

باغ کو جاؤں میں کیونکر کوئے جاناں چھوڑ کر
قیس بستی کو نجائیگا بیاباں چھوڑ کر

ہے یہی دہشت رقیبوں کی نہ ہو جائے نظر
بام پر آؤ نہ زلفِ عنبر افشاں چھوڑ کر

عشق جب دل کو ہوا رہتا نہیں کچھ بھی خیال
شاہ ہوتے ہیں گدا شاہی کا ساماں چھوڑ کر

آرزوئے وصل میں تو کوہ و صحرا پھر چکا
اک بیاباں جائیے یہ مجنوں تیرا داماں چھوڑ کر

یہ نہیں ممکن وطن میں آدمی کی قدر ہو
لعل قیمت کو پہونچتا ہے بدخشاں چھوڑ کر

میں وہ ہوں وحشی جو نکلوں جا کے صحرا کی طرف
بھاگ جائیں سب درندے بھی بیاباں چھوڑ کر

گر طلب بوسہ میں مرزا اوس سے کرتا ہوں کبھی
رخ چھپا لیتے ہیں اپنا زلفِ پیچاں چھوڑ کر

مانگ پر افشاں تمہارے دیکھ کر بالائے سر
کہکشاں قربان ہوئی ہے لے قمر بالائے سر

ہو گئے مجروح ارمان عاشقِ مایوس کے
کھینچکر آیا وہ جب تیغِ نظر بالائے سر

کیا عجب میرا بھی مرغِ دل جو ہو جائے رہا
روز آب ہوتے ہیں صدقے جانور بالائے سر

اوسنے چوٹی پر لگائے چاند سورج جسکے ہی
ہو گئے سایہ فگن شمس و قمر بالائے سر

آسمان حسن پر رہ کہکشاں کی ہے عیاں
مانگ ہے تیری نہیں کچھ شک قمر بالائے سر

سنگ طفلاں سے یہ تنگ آیا ہے دیوانہ ترا
ہات رکھے رہتا ہے آٹھوں پہر بالائے سر

ضعف کا کچھ حال مرزا سے نہ پوچھو ہجر میں
ہو گیا بارِ گراں ہر موئے سر بالائے سر

میرے آہوں کا جو پھیلے گا دھواں بالائے سر
دوسرا ہو جائیگا اور آسماں بالائے سر

صورت دانہ ہون مین اس سیاہے دو زمین — ہے زمین زیر قدم تو آسمان بالائے سر

بال بھر بھی صف کاکل کا نہو مجھسے ادا — ہر سر مو گر مرا ہو وے زبان بالائے سر

ایسا بیخود بھی نہ دیوانہ ترا ہوگا کوئی — جانور جسکے لگائین آشیان بالائے سر

جور صیاد ستم پیشہ کا جو دل مین ہے خوف — سب لیے پھرتے ہین طائر آشیان بالائے سر

گر مرا خورشید رو کوٹھے پہ آئے بے نقاب — آفتاب حشر کا پھر ہو گمان بالائے سر

ہو الٰہی عاشقون کو دولت وصلت نصیب — بار فرقت ہو نصیب دشمنان بالائے سر

تم جو سوئے بام پر کل چاندنی مین اے صنم — ماہ تابان رات بھر تھا پاسبان بالائے سر

خوف کب مرزا کو ہوگا گردش ایام سے
سیکڑون ہون انقلاب آسمان بالائے سر
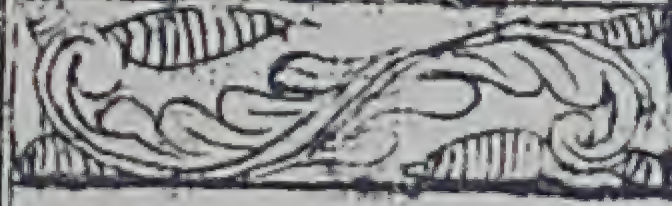
ردیف رائے ہندی
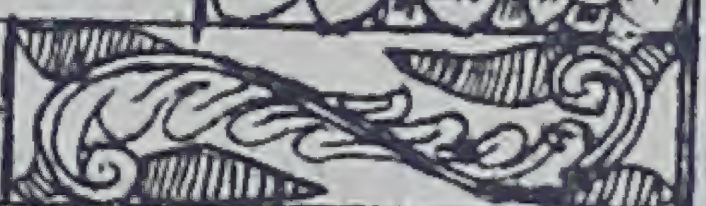
بوسے کی آرزو نے کیا یار سے بگاڑ — پیدا ہوا عجب یہان پیار سے بگاڑ

دیکھو ملوگے ہاتھہ نمانوگے گر کہا — اچھا نہین ہے طالب دیدار سے بگاڑ

تیوری کبھی چڑہاتے ہین کرتے ہین گاہ غل — ہوتے ہین روز وصل عجب پیار سے بگاڑ

آٹہ آٹہ آنسو روگے تم اکدن حجاب دل — تو نہین کروگے روز جو دو چار سے بگاڑ

افسوس کسکا ہوکے رہیگا وہ پھر غریب — اے موت کر نہ عشق کے بیمار سے بگاڑ

امید گر کھنچی ہے تو پروا ابھی کچھہ نہین — تو کر نہ شوق ہجر کے بیمار سے بگاڑ

اے دل نہین ہے بحث یہ تو سوبن کی روز خوب — ڈر ہے کہ کر نہ بیٹھے وہ تکرار سے بگاڑ

لینا ہی دل تو لے پہ نہ مجھ سے جھگڑ کیا ن ندے
سودے مین کر نہ مفت خریدار سے بگاڑ

مجھکو کیا اسی نے جہان مین ذلیل و خوار
کیون ہو نہ مجھسے اور دلِ زار سے بگاڑ

مین پھونک دونگا آہ شرربار سے اسے
یونہین رہا جو چرخ ستمگار سے بگاڑ

مرزا گلے سے مجکو لگا کر وہ کہ گئے
اب کیجیو نہ تم کبھی غیار سے بگاڑ

کرتے ہو ایک بات پہ مجھسے ہزار چھیڑ
اچھی نہین تمھاری یہ ہر دم کی بار چھیڑ

کرتا تھا کون غیر سے میری شکائتین
محفل مین کسنے کل یہ نکالی تھی یار چھیڑ

ہنس ہنس کے پھر وہ چٹکیان لینے لگے مرے
پھر اندنون وہ کرنے لگے بار بار چھیڑ

دل مین جو اپنے نشترِ مژگان کی ہے کھٹک
کرتے ہین آبلون سے مرے نوکِ خار چھیڑ

ہم وہ بشر نہین ہین جو رو دین ہنسی مین یار
تم کرکے مجھسے دیکھ لو دو تین بار چھیڑ

در پردہ رو دیا ہو نہین غم گشتہ بزم مین
بھولے سے بھی دیا جو کسی نے ستار چھیڑ

مرزا سُنائین گالیان اوسنے مجھے ہزار
مین نے ہنسی ہنسی جو دیا ایکبار چھیڑ

ردیف زاے معجمہ

اب وہ کرنے لگے ہین بیجا ناز
ہمسے اوٹھے گا یہ نہ اصلا ناز

دستِ گستاخ میرا وصل کی شب
توڑ دیگا کسیکی شرم کا ناز

نہ تو کچھ گفتگو نہ سنتے ہین
ان بتون کا عجیب دیکھا ناز

ٹکڑے ٹکڑے جگر کے کرتا ہی | آپ سے خنجر ادا کا ناز

عاجزی ہی پسند اہل جہان
تم نکرنا کسی سے مرزا ناز

عاشق پہ بھی ہون لطف و عنایات چند روز
مہمان مرے ہو قبلۂ حاجات چند روز

ہے آبروے رند خرابات چند روز
پیر مغان کی ہے یہ کرامات چند روز

ای جذب دل ترا ہی مین کرتا ہون امتحان
ہوتا ہون اور شور و آفات چند روز

ای ماہ تیری یاد مین رخسار و زلف کے
رویا کیا مین ہجر مین دن رات چند روز

مرزا کچھ ایسا غیر نے بھڑکا دیا غضب
اس بت نے کی نہ مجھسے کوئی بات چند روز

آیا نہ میری آہ و فغان مین اثر ہنوز
ای دل نہ کم ہوا مرا درد جگر ہنوز

افسوس ہان تو جان گئی انتظار مین
اسکو نہ پہونچی حال سفر کی خبر ہنوز

کیونکر یقین ہوا یہ تمہین صبح ہو گئی
بولا بھی اسے صنم نہین مرغ سحر ہنوز

کیون حال غیر ہو نہ مجھ آفت زدہ کا ہاے
آیا نہین پلٹ کے مرا نامہ بر ہنوز

بوسے نہ دو تو دل ہی مرا مجکو پھیر دو
لینے کا دیکے زر مین نہین رد سر ہنوز

جانے کی دھوم ابھی سے مچائی ہی کیون حضور
ڈوبا نہین فلک پہ بھی نجم سحر ہنوز

مرزا بلائین لیتے تھے کل کسکی بار بار
کس سے یہ کہ رہے تھے بجا اے قمر ہنوز

ردیف سین مہملہ

بریں رہتا ہے دل تپاں افسوس
جل گئے سارے استخوان افسوس

میں نے تمکو تو جان تک دیدی
اوس پہ رہتے ہو بدگمان افسوس

پایا آخر کو میں نے دل ہی میں
ڈھونڈھا اسکو کہاں کہاں افسوس

وہ قمر وش ہو زینتِ آغوش
متفق کب ہے آسمان افسوس

کچھ تو مرزا پہ کیجئے اب رحم
مر رہا ہے وہ نیمجان افسوس

ارمان رو رہے ہیں مرے دلکے آس پاس
تارے ہیں ڈوبتے مہِ کامل کے آس پاس

تمکو یقین نہیں ہے اگر آکے دیکھ لو
صدہا کھلے ہیں داغ مرے دلکے آس پاس

ہاں ایک حسرت تو نکلا تو بیشک ہجوم ہے
کوئی نہیں ہے اور ترے بسمل کے آس پاس

تاثیرِ عشق یہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی
گل کھل رہے ہیں قبرِ عنادل کے آس پاس

ارمان دلکے دل ہی میں گھٹ گھٹ کے مر گئے
غم پھیر رہا ہے لاشۂ بیدل کے آس پاس

جز ایک میری حسرت کے مقتل میں دیکھ لو
کوئی نہیں ہے خنجرِ قاتل کے آس پاس

لیلی یہ گرد باد سمجھتی ہے تو جسے
یہ خاکِ قیسِ زار ہے محمل کے آس پاس

لب پر سوال دلمیں ہے امیدِ وصل کی
بس اور کچھ نہیں ترے سائل کے آس پاس

مرزا مقام عبرت و حسرت ہے دیکھئے
کوئی نہیں ہے لاشۂ بیدل کے آس پاس

ردیف شین معجمہ

کیون نہین دلکو ہمارے کوہی جانکی تلاش
بلبلین ہر سمت کرتی ہین گلستان کی تلاش

اونکی دزدیدہ نگاہین دلمین گھر کرکے مرے
کر رہی ہین حسرت و امید ارمان کی تلاش

ہم نہین جانے کے کوچے سے صنم کے حشر تک
زاہدو تمکو مبارک باغ رضوان کی تلاش

ڈھونڈھتا پھرتا نہین ہے خون رگ رگ مین مرے
ناوک دلدار کرتا ہے دل و جانکی تلاش

مصحف رخ کا تصور جنکو رہتا ہے مدام
سچ ہے مرزا وہ کہین کرتے ہین قرآن کی تلاش

کیا کیا کرتے ہو ستم روپوش
مجھسے رہتے ہو کیون صنم روپوش

کہین ہوتا ہے اپنے سائل سے
ای صنم صاحب کرم روپوش

خون ہو جائیگا مرے دل کا
کر نہ اشکونکو چشم نم روپوش

ہو گیا غنچہ دیکھکر مجھکو
آپ کی جان کی قسم روپوش

اہل دنیا سے سچ کہو مرزا
کیون ہوئے ساکن عدم روپوش

ردیف صاد مہملہ

یارب نہ کیجو دل کو مرے مبتلاے حرص
تا حشر میرے پاس پھٹکنے نہ پاے حرص

اسنے تباہ کر دیا لاکھون کو دہر مین
ظاہر ہے کیا مین عرض کرون ماجراے حرص

ہمنے سنا نہ لفظ قناعت کسی سے بھی
پھر کیسے رنگ اپنا نہ کیونکر جماے حرص

ای شیخ چھٹ کے مانگنا اب مے نہیں ہے خوب
زیبا نہیں ہے تنایہ تمہاری قبا کی حرص

دامن نہ چھوڑے صبر قناعت کا ہر بشر
گو لاکھ اپنا جلوۂ قدرت دکھائے حرص

جو صبر کے مطیع ہیں اونکا یہ قول ہے
جبتک حیوان ہیں پہن ہی میرے آستے حرص

مرزا تمہارے قول کے قائل ہیں ہم بدل
ہوتا ہے غرق بحر جعوبت فدائے حرص

ردیف ضاد

وصلت کی شب بھی بوسہ رخسار کی عوض
انکار ہی کیا کیے اقرار کی عوض

ممکن نہیں جو وصل تو کچھ اسکا غم نہیں
صورت ہی وہ دکھا دیں اس اقرار کی عوض

کیونکر کروں گلہ نہ جفاؤں کا آپ کے
گالی سنائیں تمنے مجھے پیار کے عوض

چھانکے بھی وہ تو زلفوں سے چہرہ چھپا کے ہائے
ٹٹی نکالی خوب یہ دیوار کے عوض

گلزار میں گن انکھوں سے ہم دیکھتے رہے
پھینکے گئے تھے پھول جنہیں خار کے عوض

اچھا نہ آئیں خوف ہے اونکو جو غیر کا
کافی مجھے خیال ہے دیدار کے عوض

مرزا یہ انقلاب زمانے کا دیکھنا
زاہد شراب پیتے ہیں میخوار کے عوض

کیا نکلے میری اوس بت عیار سے غرض
رہتی ہے جسکو صحبت اغیار سے غرض

گو وہ نظر نہ آئے یہ دنرات اب مجھے
رہتی ہے اسکے روزن دیوار سے غرض

وہ دیکھلیں اوٹھا کے نظر بزم غیر میں
بس اور کچھ نہیں مجھے دلدار سے غرض

لیتے ہین کام اب وہ نگاہون سے تیغ کا
خنجر سے واسطہ ہے نہ تلوار سے غرض

جنت مجھے ملے بھی تو عزرا مین خوش نہین
مجھکو ہے اوسکے سایۂ دیوار سے غرض

ردیف طا

اسقدر کیون ہے تری لف کو رخسار سے ربط
اجی کافر تو تڑپاتے تہین بیمار سے ربط

حسرتین کیون نہ ملین خاک مین دل کی میرے
جس سے ہو ربط مجھے اوسکو ہو اغیار سے ربط

اونکی آنکھون کا تصور نہین اچھا اے دل
دیکھو بیمار کا بہتر نہین بیمار سے ربط

شوق کہتا ہے کہ رکھون مین کسیکو دلمین
جذب کہتا ہے کہ پیدا کرو دلدار سے ربط

اب تو آنکھین بھی ملاتے ہین تو شرمانے مین یا
خاک عزرا کرے اوس شوخ جہادار سے ربط

گر وہ پڑھتے نہین ہمارا خط
ہم نہ لکھینگے اب دوبارا خط

پڑھ کے مضمون چاک دامانی
اوسنے کر ڈالا پارہ پارہ خط

نہین آتا ہے زہر کھا لیجے
جب سے دیکھا ہے اونکا پیارا خط

پھر دن پڑھ پڑھ کے رویا کرتا ہون
جب کبھی آتا ہے تمہارا خط

ہاتھ عزرا کے کھینچے گا قلم
اب جو بھیجے تمہین دوبارا خط

ردیف ظاء معجمہ

پیکے مے دیکھلے الطاف مغان اے واعظ
جو مزا اسمین ہے جنت مین کہان اے واعظ

رند مشرب ہون تیرے کعبہ سے کیا کام مجھے
زہد و تقوی کا نکر مجھسے بیان اے واعظ

ترک الفت نکرونگا مین بتو نکی تا حشر
تو تھکاتا ہے عبث اپنی زبان اے واعظ

بت بھی بندے ہین اوسکے تو جسے مانتا ہے
آج تیرا ہے بتا وہ یہان کہان اے واعظ

دیکھہ آ کوچۂ دلدار کو جا کر میرے
گر تجھے ہے ہوسِ سیرِ جنان اے واعظ

فکر روزی ہے یہان دغدغۂ حشر وہان
چین پوچھو تو یہان ہے نہ وہان اے واعظ

تو اگر ایک کہے گا تو کہونگا مین ہزار
منہ مین رکھتا ہے یہ مرزا بھی زبان اے واعظ

ردیف عین مہملہ

ہے داغ میرے سینۂ مجروح مین بجاے شمع
محفل مین مجھ غریب کے کوئی نہ لائے شمع

پروانہ کیون نہین نہ مری حسرتین صنم
فانوس دلمین داغ ہے روشن بجاے شمع

رہ رہ کے درد دلمین نکیون ہو چمک مرے
پروانہ عکس خیمہ ہے اسکے ضیاے شمع

پروانہ جلکے مرگیا اور اسنے آف نہ کی
دیکھی حضور بزم مین تمنے جفاے شمع

مجھکو بھی ڈر ہے غم مین یہ پروانے سے کہین
گھل گھل کے دل ہی دلمین کہین نہ جاے شمع

جلنے دو اسکو میری طرح تم بھی بزم مین
کہدو پکار کے کہ یہی ہے سزاے شمع

مرزا گلے سے اپنے لگاؤ نہ یار کو
محفل مین دیکھلو یہ کہین جل نہ جاے شمع

ردیف عین معجمہ

اک گلبدن کے ہجر مین ہمنے یہ کہائے داغ
کمخواب کی ہی شکل بدن پر قبائے داغ

بلبل اگر ہماری طرح دلپہ کہائے داغ
چلائے روز باغمین کہہ کہہ ہائے داغ

ہاتہو مین گل ہین آنکہو مین آنسو جگر مین زخم
سینے مین درد لب پہ فغان دلمین ہائے داغ

واللہ ہمین ہین کہ اُف تک نہ منہ سے کی
اے چرخ تیرے ہاتہ سے گو روز کہائے داغ

اوس گل کا منہ جو چوم لیا مینے بزم مین
حسرت سے دلپہ سیکڑون غیرون نے کہائے داغ

سینہ تو پہونکے دیتا ہے سوز غم فراق
کیا دل جلا کرے یہہ بیابان جبرای داغ

مجہکو یہہ خوف ہے کہ شب ہجر مین صنم
سینے کو پہونک دین نہ کہین شعلہ ہای داغ

جنکو نہ غنچون نسبت دل یہہ بہلا گمان
لالے کو چار مجہکو ہین اوس سوائے داغ

مرزا یہ کہئی ضبط کی کچہہ انتہا بہی ہے
جو مر رہا ہو غم مین وہ کیونکر چہپائے داغ

کہائے ہین گلعذار و سنکے غم مین ہزار داغ
دیتا ہی اور چرخ مجہی بیشمار داغ

یہ بہی تو دلمین یاد کرے تا مذاق عشق
دیتا ہون چرخ غیر کو بہی مستعار داغ

ہنس ہنسکے کہتے ہین وہ عاشق سی باغمین
لالے کے سامنے نہ دکہا بار بار داغ

بلبل کی اور میری بہلا کیا ہی ہمسری
وہ ایک داغ رکہتی ہے یان ہین ہزار داغ

مرزا اگچہہ اور گل نہ کہلے مجہکو ڈر یہ ہے
دکہلانہ ہر کسی کو دل بیقرار داغ

ردیف فاے معجمہ

دل کا رجحان ہو گیا ہے زلفِ جاناں کی طرف
اسلیے میں دوڑتا ہوں سنبلستاں کی طرف

دستِ وحشت نے کیا گر دامنِ دل چاک چاک
ہاتھ بھی جائیگا اپنا گریباں کی طرف

صحبتِ کنجِ لحد دنیا سے بہتر ہے کہیں
اب مرا بھی قصد ہے شہرِ خموشاں کی طرف

چشمِ مستِ یار اب ہو گئی شہرت پذیر
دشت سے آتے ہیں آہو کوئے جاناں کی طرف

پھاڑ کر صحرا کا دامن بل بے ای جوشِ جنوں
ہاتھ اب جائیگا تیرا گریباں کی طرف

ایک مدت سے ہمیں وہ گل نظر آتا نہیں
کیوں نجائیں مثلِ بلبل ہم گلستاں کی طرف

کیوں نہ دل مرزا کا الجھے وصل کی شب اے پری
جب نظر پڑ جائے اوسکی زلفِ پیچاں کی طرف

وائے قسمت ابتلک آیا نہ وہ دلدار حیف
یاں قریبِ مرگ پہونچا ہے ترا بیمار حیف

جسکے دم سے زندگی تھی وہ نہیں آتا نظر
ہو گیا اب ہجر میں جینا مجھے دشوار حیف

چشم وا رہتی ہیں ہر دم اشتیاقِ دید میں
وہ نظر آتا نہیں او دیدۂ خونبار حیف

اب بتاؤں کس سے ہر دم سے [illegible]
بند ہوتا ہے زباں پھر [illegible] حیف

خانۂ تیرہ رخِ جاناں سے روشن ہو گیا
دل پریشاں ہو گئی مرزا کا زلفِ یار حیف

سب ہیں بلائیں چرخِ ستمگار کی طرف
اک بیکسی سی ہے مری دلِ زار کی طرف

صیاد پھیرتا ہے چھری اس کیلیے
کیا ہے قصد مرغِ گرفتار کی طرف

مین نے تو دلکی اپنے بیان کی تہین شنوخیان ‏ الزام کون رکھتا ہے سرکار کی طرف
کیا منہ ہے تیرا مجھسے کریگا جو ہمسری ‏ اے ابر دیکھ دیدۂ خونبار کی طرف

مرزا کسیکی ہون مین نگاہونکا مبتلا
کیونکر نہ دیکھون ابروِ خمدار کی طرف

ردیف قاف

دل دکھاتے ہین دردہای فراق ‏ کیا کرے ہای مبتلاے فراق
یا الٰہی سبب کچھ ایسا ہو ‏ وہ کہین آئے اور جاے فراق
دل سنبھالے نہین سنبھلتا ہے ‏ کیا کرون عرض ماجرای فراق
جبکہ تمسا ہو مہربان بدظن ‏ کہیے کیونکر نہ سر اوٹھای فراق
غیر اٹھ اٹھ آنسو روتے ہین ‏ میرے شن شنکے نالہای فراق
پوچھتا پھرتا ہون ہر ایک سے مین ‏ تمکو آتی ہے کچھ دوای فراق

بوسے لے لیکے کس سے کل مرزا
عرض کرتے تھے ماجراے فراق

ہجر مین بیقرار ہین عاشق ‏ ابر سان اشکبار ہین عاشق
اونکی نظرون مین خوار ہین عاشق ‏ موت سے ہمکنار ہین عاشق
دل پہ کیونکر نہ کھائین داغ ہزار ‏ تجھپہ اے گل نثار ہین عاشق
زلف و عارض کی یاد مین ایماہ ‏ روز و شب بیقرار ہین عاشق

فرقت ماہرو مین اے مرزا
لالہ سان داغدار ہین عاشق

ردیف کاف مہملہ
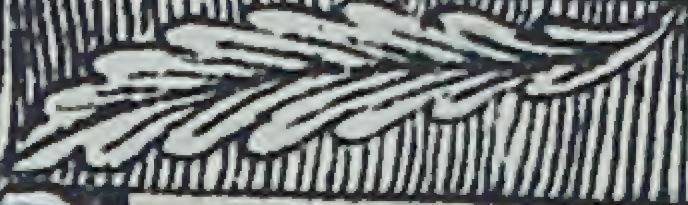
نہ تم بخشا کرو مہ سے سحر تک — نہ لٹکایا کرو زلفین کمر تک
ابہی سے کیون مچار کہی ہی یہ دہوم — چلے جانا چلے جانا سحر تک
اجی درد جگر کا ذکر کیسا — وہ اب لیتے نہین دلکی خبر تک
نکیون رہ رہ کے بہڑکے آگ دلمین — کمی کرنے لگی جب چشم تر تک
مرے صیاد کی پوچھو نہ بیداد — قفس مین نوچ ڈالے بال و پر تک
مین چلاتا رہا صبح شب وصل — نہ دیکہا مڑکے اوسنے اک نظر تک
لڑایا کرتے تہے آنکھین جو ہر روز — چُراتے ہین وہ اب مجھسے نظر تک
نہ گر تمکو یقین ہو دیکھ جاؤ — کہلے ہین داغ سینے سے جگر تک

کسینے بات تک بہی کی نہ مرزا
کسینے رکھدیا قدمون پہ سر تک

ہم بہرین ہجر مین ظالم تری آہین کبتک — غمزدہ کی گردن لے لیکے کراہین کبتک
یہ تو مانا کہ تمہین پاس ہی عاشق کا ضرور — پر بکالو گے مری زیست کی راہین کبتک
دل جگر کا تو مرے کردیا خون او ظالم — اب بتا یہ کہ چہپائیگا نگاہین کبتک
اب یہ نفرت ہی کہ سر پانون سے ٹہکراتے ہو — پہیلے رہتی تہین گلے مین مری باہین کبتک

کچہ نتیجہ نہ ملا ہمکو وفا کا مرزا
کہیے اب اوس بت بدخو سے بنا ہین کب تک

ردیف کاف فارسی

کیا کیا تڑپتے ہین ترے گہائل الگ الگ — مجروح ہو گئے جگر و دل الگ الگ

ہر عضو میرا کر دیا قاتل الگ الگ — سر کو الگ جگر کو الگ دل الگ الگ

زیبا ہین روی یار پہ کیا تل الگ الگ — قربان ہو رہا ہے مرا دل الگ الگ

اے ماہ تیرے ہجر مین سینے پہ قلب پر — دیتا ہے داغ نو مہ کامل الگ الگ

اک جان سو عذاب مین ہے پڑ گئی مرے — روح و دل و جگر ہوئے گہائل الگ الگ

مضطر پڑے ہین شوخ کی تیغ نگاہ کے — مقتل مین اور بزم مین بسمل الگ الگ

کیا کیا رقیب اونسے محبت جتاتے ہین — کرتے ہین بیٹہ دعوی باطل الگ الگ

مرزا کسیکے ناوک ابرو نے کر دئے
زخمی ہمارے جان و تن و دل الگ الگ

ردیف لام مہملہ

نثار ہے مرا اُس پر صنم ازل سے دل — مگر ہے مضطرب از حد کچہ آج کل سے دل

تم اپنی شوخ نگاہوں سے پوچہ تو دیکہو — کہ لیگئین نہ وہی ہون مری بغل سے دل

فلک کی شعبدہ بازی سے کب یہ ڈرتا ہے — کسیکے ظلم کے دیکہے ہوے ہین جلسے دل

یہ مین ہی تہا کہ اوڑا لایا اونسے یا تو نہین — نکالا سہل مین کیا پنجہ اجل سے دل

سبب کچھ اسکا نہین مجھکو کھلتا ہے مرزا
کراہا کرتا ہے پہلو مین کیون یہ کل دیے اہا

سہو ابھی ان بتون سے نکوئی لگائے دل | کمبخت رو رہا ہون مین کہکے ہائے دل
پر نگیان بس ابھی فلک ہو لجائے گا | گر ہو گئے بلند کہین نالہاے دل
وہ بت کبھی تو رحم کریگا مرے خدا | لاکھون سنے اس اسید پہ اپنے گنواے دل
ایسا ہی سنگدل نکوئی ہو گا دہر مین | وہ ہنس رہے ہین سنکے مرے نالہاے دل
کیون خون ہو گئے ٹپکے نہ حسرت وصال کی | آخر کچھ انتہا ہی کہان تک چھپاے دل
وہ شمع رو رقیب سے ہو گرم اختلاط | بھڑکین نہ کس طرح سے مرے شعلہاے دل
ظاہر ہین چشم تر سے مری بیقراریان | کیا مین کرون زبان سے بیان ماجراے دل
عیسی بھی تنگ ہی مرض درد عشق سے | جز یار اب کہین نہین ممکن دواے دل
اونکی بلا سے کوئی مری یا جیے کوئے | سنتے نہین کسیکا وہ آپ ماجراے دل
تو آج لیکے نہ وہ سینے کو توڑ کر | اونکی نگہ سے کوئی کہان تک بچاے دل

مرزا یقین ہے وہ توجہ کرین ضرور
سن لین مری زبان سے اگر ماجراے دل

دشمن ہے چھوڑ نہ او شوخیون والے کا کل | ڈس کے دیکھو یہ کہین مار نہ ڈالے کا کل
یہ سمجھتا ہون جمع ہو لے سے بھی چھو لونگا تجھے | زندگی تک مجھے پڑ جائینگے لالے کا کل
گلستان مانگ ہے افشان ہے تو ابرو ہین ہلال | چاند رخسار ہین اوس گل کے تو ہالے کا کل

آئنہ رکھکے وہ جب لٹ کو سلجھانے لگے | بنگئی چاند سے رخسار و نپہ ہالے کاکل

سر کے اوس شوخ کی ہم لین جو بلائین مرزا
دل ہمارا ابہی ہیندی مین پھنسائے کاکل

غیر دن سے مانگتے ہو عبث بار بار دل | دیتے کے اب نہین وہ مرا بیقرار دل
جو ما جو گل سا گال کسی شوخ چشم کا | ہاتھون اد چہل پڑا مرا اُمیدوار دل
جھٹکو نہ زلف خون ہزار ونکا ہوگا مفت | اسمین پھنسی ہین جا بجا ہین بیشمار دل
اوس گل کے بیٹھین پہلو مین اغیار جبکہ روز | پہر کسطرح سے کہائے ہمارا نہ خار دل
تا حشر یان وہ آنے کا وعدہ شکن نہین | بیکار کھینچتا ہے تو اب انتظار دل
صبر و شکیب ہائے مرے کون لیگیا | یہ کسکے انتظار مین ہے بیقرار دل
دینے مین کچہ مجہے نہین عذر اے صنم | کیا لیکے تم کروگے مرا داغدار دل
کچہ اسکو اپنی جان کا نہین خوف دیکھیے | پہر لیچلا ہے مجکو سوئے کوے یار دل

مرزا کسیکی شوخ نگاہین یہ کہتی ہین
کردونگا ایک دم کے مین تیرے ہزار دل

اب جدائی کا نہین مجھمین ہے یارا قاتل | تیغ ابرو سے تو کر دل کو دو پارا قاتل
ڈالکر ترچھی نظر وقت نظارا قاتل | دل عشاق کو کرتے ہین دو پارا قاتل
تمتو کہتے تہے کہ تقصیر بتا دونگا تمہین | جرم ثابت نہ کیا کوئی ہمارا قاتل
کب مین رو یا نہین ملکے گلے خنجر سے | مین نے کس وقت نہین تجھکو پکارا قاتل

گرا دا ہو تری خنجر تو نگاہین ہین چھری | ہر اشارہ ہے ترا دستم آرا قاتل
مشکلین دم مین سب آسان مری ہو جائین | اور اک ہاتھ لگا دے جو دوبارا قاتل
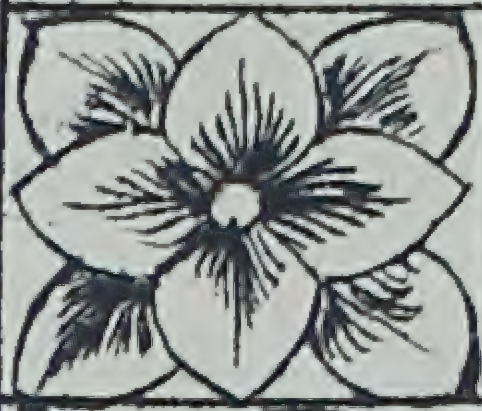
کچہ خطا اسمین تیون کی نہین اصلا مرزا
سچ اگر پوچھو تو دل ہی ہے ہمارا قاتل

ردیف میم مہملہ

جاتے ہین لیے تمہارے جو اے گل چمن مین ہم | کھاتے ہین داغ لالہ صفت تن بدن مین ہم
کہتی ہی یاد شوخی دلبر یہ ہر گھڑی | اک روز گل کھلائینگے دلکے چمن مین ہم
وحشت نہ گر ستائیگی تو مجکو بعد دفن | ہرگز او دھیڑ بن نکرینگے کفن مین ہم
کہتے ہین مجسے نالۂ جانسوز دیکھنا | آگ اک دن لگائینگے چرخ کہن مین ہم

مرزا اسکی حیرت بانی کا ہے اثر
ہر دم جو محو رہتے ہین شعر و سخن مین ہم

الفت مین تری جب سے گرفتار ہوئے ہم | رسوا ہوے بدنام ہوے خوار ہوے ہم
اغیار ہوے ہار گلے کے غضب ہی گل | افسوس نگہ ہون مین یہ اب خار ہوے ہم
ابرو کے تصور مین جگر کر دیا ٹکڑے | اور یاد مین ان آنکھونکے بیمار ہوے ہم
کہتی ہی شب غم مین یہ خواہش مری مجسے | اگر دل بیکس مین بہت خوار ہوے ہم

الفت نے ہمین کر دیا بدنام جہان مین
مرزا او نہین دل دیکے گنہگار ہوے ہم

جب دیکھتے ہین اونکا رخ بے نقاب ہم
کرتے ہین اونپہ صدقے مہ و آفتاب ہم

روتے تھے ہم جوانی ہین طفلی کو ہمسنو ن
پیری مین یاد کرتے ہین عہد شباب ہم

کچھ انتہا بھی جور وجفا کی ہے عشق مین
کب تک اوٹھائین بار مصیبت جناب ہم
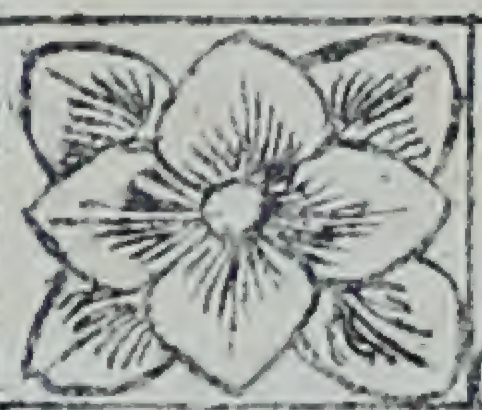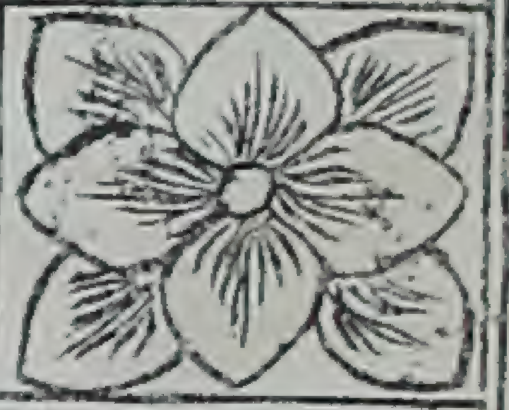
فرقت مین ایک غیرت لیلی کی یاد مین
مانند قیس ہوگئے خانہ خراب ہم

دیکھی ہے جبسے زلف گرہگیر خواب مین
کہاتے ہین مثل مار رسیدہ پیچ وتاب ہم

کہتی ہے خاک اوڑکے یہ عاشق ستمگر کی
اوس شہسوار حسن کی ہین ہمرکاب ہم

مرزا وہ دوست بنکے جلاتے ہین دل مرا
سب دیکھتے جہان کا ہین انقلاب ہم

جو کہنا ہو تجھے کہہ لے زبان نہین معلوم
مرے پہ روح یہ جلدے گی کہان نہین معلوم

کدھر گئے مری وہم وگمان نہین معلوم
دل اپنا بھول ہم آئے کہان نہین معلوم

جو اونکو یاد دلاتا ہون اگلی صحبت کی
تو کہتے ہین وہ مجھے مہربان نہین معلوم

وہ کیا بھلا کسی بسمل کو دیگا صبر وقرار
کسے کہ لذت درد نہان نہین معلوم

فلک کو دیکھکے کہتے ہین ساکنان زمین
یہ دود وہ آہ ہے یا آسمان نہین معلوم

کسیکی یاد مین ایسا ہوا ہون ز خود رفتہ
کہ ہم بغل ہے بت مہربان نہین معلوم

غرور حسن یہ تکو نہ چاہیے اتنا
کہ ہے بہار کے پیچھے خزان نہین معلوم

زمانہ بھر تو ہے آگاہ درد سے مرے
وہ ایک آپ ہی ہین جنکو ہان نہین معلوم

وہ کیا کرے گا غزل عاشقانہ اے مرزا

جسے کہ شوخی لطفِ زبان نہین معلوم

تنگ آ گئے ہین صحبتِ رنج و الم سے ہم
ای چرخ بس کہ تنگ گئے ترے جور و ستم سے ہم

کیون ہم خدا خدا نکرین جا کے رام آپ
مایوس ہو گئے ہین بتون کے کرم سے ہم

شُہرہ بتون کے حُسن کا سُن سُنکے ای ہوس
آئے ہین لیکے دلکو یہان کہین عدم سے ہم

سر لا کہ غیر اوٹھائینگے پر وصل ہے یہ اب
ہرگز جدا نہونگے تمہارے قدم سے ہم

پھر اوڑتے اوڑتے طاق نہ بیٹھے بس اک دن
لکھین جو حسرت آپکو پر کے قلم سے ہم

اک عمر تو گذر گئی میری فراق مین
کب تک بسر کرین غم و رنج و الم سے ہم

ہنس ہنس کے ٹال دیتے ہین باتون مین ڈاکٹر
کہتے ہین حالِ زار جو مرزا صنم سے ہم

نزع مین یہ غم ہے دلبر سے جدا ہوتے ہین ہم
دام مین پیکِ اجل کے مبتلا ہوتے ہین ہم

آرزون کا مرے منہ چوم لیتا ہے اثر
ہجر کی شب گر کبھی محو دعا ہوتے ہین ہم

ہو گئے بیہوش اونکو دیکھتے ہی دیکھتے
اب سنبھالے کوئی ہمکو کیا سے کیا ہوتے ہین ہم

کر دیا بیتابیِ دل نے ہمین رسوای شہر
آج سے ای ضبط پابندِ حیا ہوتے ہین ہم

نذرِ دیگر دل بتون کو محفلِ اغیار مین
آج پھر مرزا گرفتارِ بلا ہوتے ہین ہم

ردیف نون

محبت تمہاری جو کم دیکھتے ہین
فلک کے نرالے ستم دیکھتے ہین

وہ ہنستے ہین غیرون سے محفل مین بیٹھے | جو دیکھا نہ تھا اب وہ ہم دیکھتے ہین

وہ کہتے ہین رونے کی عادت ہی تیری | ہمیشہ ان آنکھون کو نم دیکھتے ہین

نہ کیون ناز بیجا سب اونکے اوٹھائین | ہتون پر خدا کا کرم دیکھتے ہین

کبھی مہر کی تمنے ای گل نہ ہم پر | ہمیشہ سے جور و ستم دیکھتے ہین

خدا ہی بچائے تو شاید بچے دل | وہ رہ رہ کے سینے مین دم دیکھتے ہین

جدائی مین مرزا اسی شوخ کے ہم
زمانے کا رنج و الم دیکھتے ہین

در گوش صنم جو ہے نظر مین | گہر بنتے ہین آنسو چشم تر مین
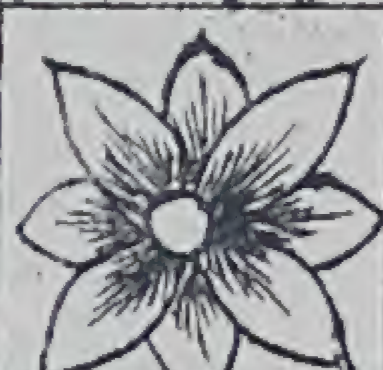
نہین ہم شکل تیرا کوئی ای ماہ | زمین پر آسمان پر بحر و بر مین

جسے دیکھا اوسے بسمل بنایا | ترے جادو بھرا ہی کیا نظر مین

کسی صورت پتہ لگتا نہین ہے | ہین غلطان کب سی ہون یاد کمر مین

یہ حسرت ہے قدمبوسی کی دلکو | رہون اب خاک بنکر رہگذر مین

پتہ ملتا نہین دلکا ہمارے | نہ بستی مین نہ صحرا مین نہ گھر مین

ہر اک قطرہ ہے آنسو کا مری بحر
نہان قلزم ہے مرزا چشم تر مین

بس گیا جب سے بت رشک قمر آنکھون مین | نیند آتی نہین آٹھ پہر آنکھون مین

یون شب ہجر کو کرتے ہین بسر آنکھون مین | اونکا رکھتے ہین خیال آٹھ پہر آنکھون مین

لیجیے پہلے مین روتا تھا کہ دل خون ہوا | بہنے آنسے لگے اب لخت جگر آنکھون مین
دلکو رہتی ہی تسلی مرے اور جان کو چین | کیون نہ رکھون مین تمھین رشک قمر آنکھون مین

یون وہ رہتے ہین ہم آغوش حیا سے مرزا
جسطرح رہتی ہی دزدیدہ نظر آنکھون مین

لیتے رہے کسکے چٹکیان کل شبکو خواب مین | چھپ چھپ کے کس سے ہوتی تھین باتین نقاب مین
دیکھا ہی جبسے کاکل پرخم کو خواب مین | اوسدن سے جان پڑگئی میری عذاب مین
شب بہر تونکا خون شب ہجر پی گیا | اب دانت ہی جلے بھنے دلکے کباب مین
دم دیکے دلکو لیگئے اور بات تک نہ کی | زیبا نہین غرور یہ عہد شباب مین
رکھ لیجے آج میری تمنا کا دل بہی آپ | مدت ہوئی ہی ہجر و الم کے عذاب مین
ارمان تنگ کرتے ہین اونکو وصال کے | آئین وہ کسطرح دل پراضطراب مین
آمادہ ہین وہ قطع محبت پہ آج کل | قاصد کے سر کو بھیجا ہی خط کے جواب مین
تسکین دے رہی تہے ادا اونکی کل کسے | ہوتے تہے شب کو کس سے اشارے نقاب مین
گھر مین بٹھا کے یار پہ صدقے ہوا کرون | یہ آرزوئین ہین دل خانہ خراب مین
بتلایئے کب آپنے ہمپر کرم کیا | فرمایئے کہ کب نہ رہے ہم عتاب مین

مرزا کسیکا تمکو نہین گر خیال تھا
کیون چونک چونک اوٹھتے تھے کل شبکو خواب مین

جب نگہ سوے بام کرتے ہین | ماہ نو کو غلام کرتے ہین

یہ بت ہو نا خدا کی قسم
باتوں باتوں مین رام کرتے ہین

آپ کے حسن اور اداؤن کی
اب ثنا خاص و عام کرتے ہین

یہ سمجھ لو تمہارے عشق مین ہم
عمر اپنی تمام کرتے ہین

حضرت شیخ جی بھی چھپ چھپکر
جائے حق رام رام کرتے ہین

وصل ممکن نہین اگر تو نہو
دلبر ہی تو مدام کرتے ہین

تن مین پھولا نہین سماتا ہون
جب وہ ہنسکر کلام کرتے ہین

یا الٰہی کہین وہ ملجائین
یہ دعا صبح و شام کرتے ہین

سرو گڑ جاتا ہے ندامت سے
باغ مین جب خرام کرتے ہین

تیری زلفون کی یاد مین اپنا
نالے کر کر کے شام کرتے ہین

یہ حسینان دہر اے مرزا
دل کے گھر مین مقام کرتے ہین

دید سے اوس ماہ کے پرنور آنکھین ہوگئین
عکس نور رخ سے شمع طور آنکھین ہوگئین

ناوک تیر نگہ سے اک جہان نخچیر ہے
صید افگن اب تری مشہور آنکھین ہوگئین

احتیاج ساغر مل کب رہی اوس مست کو
جب شب اب حسن سی مخمور آنکھین ہوگئین

حسرتون کے دل کی بہجانیکا صدمہ ہے مجہے
صرف گریہ مائل ناسور آنکھین ہوگئین

یاد مین زلفون کی اک کافر ادا کی شبکو مین
اسقدر رویا کہ بس بے نور آنکھین ہوگئین

بل بے اے گریہ دکھایا تو نے خوب اپنا اثر
روتے روتے ہجر مین بے نور آنکھین ہوگئین

ہجر مین اوسے جو یہ کہا تھا مرزا محو و مست
بادۂ وحدت سے بس پرنور آنکھین ہو گئین

تصوّر زلف کا ہے اور مین ہون
غضب کا سامنا ہے اور مین ہون

شب غم مین بلا ہے اور مین ہون
نگاہون مین قضا ہے اور مین ہون

ہوئی ہے خاکساری دلکو مرغوب
نشان بوریا ہے اور مین ہون

نہین کوئی ٹھکانا بیکسون کا
تری دولت سرا ہے اور مین ہون

یہ اکدن رنگ دکھلائیگی اپنا
کہ پھر یاد حنا ہے اور مین ہون

ڈبویا بحر الفت مین سراپا
مرا دل آشنا ہے اور مین ہون

تمناے قدمبوسی مین مرزا
کسیکا نقش پا ہے اور مین ہون

مشہور گرجہان مین ستم آسمان کے ہین
شہرے مرے بھی شہر مین آہ و فغان کے ہین

سامان مٹنے پر بھی عجب عز و شان کے ہین
ارمان ساتھ ساتھ دل ناتوان کے ہین

کیا ہمدمون بتائین کہ اب ہمکہان ہین
ہم خستہ دل ستائے ہوئے آسمان کے ہین

رندون کا محتسب سے یہ ہے قول مجتبیٰ کیا
ممنون شیخ جی بھی تو پیر مغان کے ہین

ہمسے خبر اکے اڑ کا دلایا رقیب سے
اے دل یہ جوڑ توڑ اسی آسمان کے ہین

ناصح نہین ہے عشق زنخدان مین کچھ گناہ
ایسے کنوئین تو حضرت یوسف نے جہانکے ہین

مرزا بجا ہی حضرت ثاقب کا قول ہیہ

بس شاعری مین لطف جو پوچھو زبان کے ہین

خیالِ ابروِ جانان سے دل کو شاد کرتے ہین
کلیجے پر چھری کھا کھا کے اونکی یاد کرتے ہین

نہ روتے ہین نہ دھوتے ہین نہ ہم فریاد کرتے ہین
بتون کے ظلم سہتے ہین خدا کی یاد کرتے ہین

وہ اپنے عاشقون پر جب کبھی بیداد کرتے ہین
نئے فقرے نرالے شوخیان ایجاد کرتے ہین

شبِ غم بیٹھے اوٹھتے تمھاری یاد کرتے ہین
دلِ مایوس کو اب اسطرح سے شاد کرتے ہین

نیا ہر روز وہ طرزِ ستم ایجاد کرتے ہین
جگر مین چٹکیان لیتے ہین جب ہم یاد کرتے ہین

وہ مجنون ہون کہ صحرا مین کبھی گر جا نکلتا ہون
مری تعظیم اوٹھکر قیس و فرہاد کرتے ہین

تمھارے زخمیِ تیغِ تغافل ہجر کی شب ہین
کبھی آہین کبھی نالے کبھی فریاد کرتے ہین

نہین بیجا دل ہچکیان آتی ہین رہ رہ کر
وہ مجھ بھولے ہوئے کی آج شاید یاد کرتے ہین

خیالِ دور روشن سے ہم جانے نہین دیتے
پریزادونکو لیکن تسخیر آدم زاد کرتے ہین

بیان کرتا ہون ان سے جس گھڑی افسانہ فرقت کا
تو وہ ہنس ہنس کے مجھ پر اور بھی بیداد کرتے ہین

وہ کمسن کیا ہین باتین بھی ہین انکی کمسنی کی سی
پھنساتے ہین کبھی دل کو کبھی آزاد کرتے ہین

بنا دیتے ہین یہ مرزا اوسے باتون ہی باتون مین
عنایت جس کسی شاگرد پر استاد کرتے ہین

زلف و عارض کی تری یاد کیا کرتے ہین
روز و شب نالہ و فریاد کیا کرتے ہین

جور و بیداد پری زاد کیا کرتے ہین
دل جگر کو مرے برباد کیا کرتے ہین

ظلم بلبل پہ یہ صیاد کیا کرتے ہین
بال و پر نوچکر آزاد کیا کرتے ہین

جان سے بڑھکے نکیون اپنا سخن ہم سمجھین
باپ ہی الفت اولاد کیا کرتے ہین

شب فرقت مین تصور سے کسی کی ہر چرخ
دل ناشاد کو ہم شاد کیا کرتے ہین

آرزوں سے تمناؤں سے امیدوں سے
خانۂ دل کو ہم آباد کیا کرتے ہین

جب کہا آپ کو مرزا کا بھی آتا ہے خیال
بولے ہم روز اونہین یاد کیا کرتے ہین

لٹ گیا جب سے یار آنکھون مین
خوش آئی بہار آنکھون مین

زلف و رخسار اونکے پھرتے ہین
مرے لیل و نہار آنکھون مین

کیون نہ کھٹکے فراق گلرو مین
فصل گل مثل خار آنکھون مین

کسکی فرقت مین ہے یہ بیچینی
دلمین یاد انتظار آنکھون مین

آگیا اوسکی شہسواری سے
دل کا سارا غبار آنکھون مین

کس طرح ہو بھلا شب وعدہ
صبر دلمین قرار آنکھون مین

جب سے وہ ماہ چھٹگیا مرزا
دن ہے تاریک و تار آنکھون مین

کب ہمکو شغل نالۂ و آہ و بکا نہین
کب درد روز میرے جگر مین اٹھا نہین

وہ کون ہے جو زخمی ناز و ادا نہین
وہ دل نہین کہ جسمین تصویر تیرا نہین

مین نے جناب کا رخ روشن چھپا نہین
دل کا یہ شیشہ تصویر سے میری خطا نہین

جس جور سے وہ بر مین مرے دلربا نہین
صدمہ شکیب [illegible] آتش [illegible] نہین

عاشق کے خون سے سُرخ ہی ہاتھ اوس نگار کا
ہان سچ ہی قول و لکا کہ رنگِ حنا نہین

اللہ رے بکا اوسکے جب سینے سے دل بچا
کچھ کم بلا سے یار کی زلف دوتا نہین

گر آہ ضبط کر ہی گئے ہم تو کیا ہوا
دنیا مین عشق و مُشک کسی سے چھپا نہین

دل کی اگر تلاش ہو حاضر ہے لیجیے
لیکن یہ قابل نگہ پر جفا نہین

ہمنے جو چشم غور سے دیکھا جہان کو
مرزا کسیکا کوئی بھی بس آشنا نہین

اوس سمبر کی یاد جو کل آئی باغ مین
شعلے بھڑک اوٹھے مرے سینے کے داغ مین

یک یک کے کہا رہا ہی مرا مفت مغز کیون
ناصح سے کے ہو گیا ہے خلل کیا دماغ مین

اپنا پتہ مجھے نہین ملتا ہے آپ ہی
کھویا ہوا اسطرح مین کسیکے سراغ مین

اچھا شگوفہ چھوڑ کے آئے ہو آج تم
کھلتے ہین پھول روتی ہی بلبل جو باغ مین

مجکو کبھی خیال ہی کاکل کا رخ کا گاہ
صحرا مین ہون کبھی کبھی مرزا مین باغ مین

دل کو پامال کیا کرتے ہین
اور پھر ہاتھ ملا کرتے ہین

غیر کے ساتھ رہا کرتے ہین
اپنے حقمین یہ برا کرتے ہین

اور تو کیا کہین ای حضرتِ دل
آپ سکے حقمین دعا کرتے ہین

تیرے دلوانے پر بیر و ہر روز
تار تار اپنی قبا کرتے ہین

ہی وفا سے نہ رکھ اُمید وفا
بُت نہین خوف خدا کرتے ہین

ترچھی نظرون سے وہ جب دیکھتے ہین
اک قیامت ہی بپا کرتے ہین

اب تو سنتے ہین کہ مرزا کے یہان
روز و شب جشن ہوا کرتے ہین

کس دلمین یاد حسن بت گلرخان نہین
وہ کونسی زمین ہے جہان آسمان نہین

وہ دین جو ایک ندین مین کرونگا عرض
گر بے دہن ہے یار تو مین بے زبان نہین

یہ کیا کہ سر جھکا لیا سنکر سوال وصل
تم بھی تو کچھ جواب مجھے دو کہ ہان نہین

ناصح مین تجھسے حال غم و درد کیا کہون
قصہ نہین کہانی نہین داستان نہین

زلف سیہ ہے عارض روشن پہ حلقہ زن
سنبل نہین یہ مار نہین ہے دھوان نہین

آیا نہ بھول کر جو سگ یار ایک دن
کیا اوسکے کام کے یہ مرے استخوان نہین

مرزا وہ بات بات پہ دیتے ہین گالیان
کیونکر گمان ہو کہ بتون کے دہان نہین

خزان دکھاتی ہے مجکو بہار آنکھون مین
کہ روز پھرتی ہے تصویر یار آنکھون مین

جو تمکو قتل ہی کرنا ہے میرا منظور
لگا دو سرمہ دنبالہ دار آنکھون مین

نظر اوٹھا کے مری سمت دیکھتے بھی نہین
حضور ہو گئے ہم ایسے خوار آنکھون مین

یہ انتظار کسی کا کیا شب وعدہ
کہ کھنچ کے آ گئی ہے جان زار آنکھون مین

ہین کس امید پہ مرزا دل اونکو دون اپنا
نہ رحم ہے نہ مروت نہ پیار آنکھون مین

اژدہے پر آدمی کا زور چل سکتا نہیں
زلف میں پھنسکر کسیکا دل نکل سکتا نہیں

گو دبا جاتا ہوں سنگِ غم سے لیکن کیا کروں
یہ وہ پتھر ہے کہ ٹالے سے بھی ٹل سکتا نہیں

سانس آتی ہے تو پہنچاتی ہے جی پر اے صنم
اب یہ حالت ہے کہ میں کروٹ بدل سکتا نہیں

اور تمسے کیا کروں اونکی نزاکت کا بیان
جنسے بوجھ آنچل کا بھی نبے سمہل سکتا نہیں

کچھ دنوں کیواسطے اے دل بدل لیتے ضرور
کیا کہیں قسمت کوئی اپنی ٹال سکتا نہیں

ناصحوں کی کچھ نصیحت کارگر ہوتی نہیں
دل کا غم ایسوں کی باتوں سے بہل سکتا نہیں

لاکھ تڑپے کوئی یا نالے کرے یا جان دے
پر بتانِ سنگدل کا دل پگھل سکتا نہیں

وہ حیا کو ساتھ لاتے ہیں جو آتے ہیں کبھی
وصل میں بھی حوصلہ دلکا نکل سکتا نہیں

جس کسی شاگرد پر مرزا ہے لطف اوستاد کا
رنگ اوسکی شوخ طبعی کا بدل سکتا نہیں

سنگدل ہرگز کسیکا آشنا ہوتا نہیں
بیوفاؤں سے کبھی کارِ وفا ہوتا نہیں

مدعی کی خواہشیں تو روز ہوتی ہیں نہال
نخل میرے مدعا کا کیوں ہرا ہوتا نہیں

کسطرح اوس سے کہوں افسانۂ دردِ فراق
غیر کے پہلو سے تو دم بھر جدا ہوتا نہیں

وائے غم کچھ بڑھ گیا ہے ایسا ان دونوں میں ربط
داغ سے دل دلسے داغ اکدم جدا ہوتا نہیں

کب نہیں میں بستر غم پر تڑپتا ہوں یہاں
کب اسینے میں دم اے جان خفا ہوتا نہیں

آؤ مل جاؤ گلے سے اب تو جہینپیے کبھی
ایک بوسہ پر کوئی اتنا خفا ہوتا نہیں

ڈبڈبا آتے ہیں آنسو اوس گھڑی مرزا کے

گر کبھی دل مین خیال دلربا ہوتا نہین

دل لیے دیتی ہے مگر سے بیقراری ہاے ندنون
سُنہ بہت اب چڑھ گئی ہے آہ و زاری ہاے ندنون

تمکو سب معلوم ہو جائے صنم الفت کا حال
دیکھ جاؤ آکے گر صورت ہماری ہاے ندنون

پھر کسینے جھوٹے وعدون پر کمر باندھی ہے آ
پھر مجھے کرنا پڑی اختر شماری ہاے ندنون

بڑھتی جاتی ہے بہت الفت کسیکی خیر ہو
گھٹتی جاتی ہے یہان طاقت ہماری ہاے ندنون

لے گئی مرزا امید وصل زخمی قلب کو
لیگئی راحت کسیکی انتظاری اندنون

اُدنسے ملون کیا ہجر کے صدمے سہا کرون
ابتک تو ہمنے زندگی ہین الہی مین کیا کرون

رووُن جو گر فراق مین رونکے تو کیا کرون
ہان رد ہو کوئی تو مین اوسکی دوا کرون

کبتک شب فراق کے صدمے سہا کرون
کبتک تمھارے ہجر مین آہ و بکا کرون

پیرا جو بس چلے تو تصور کی طرح سے
دم بھر نہ اپنی آنکھون سے اونکو جدا کرون

غم ہے بلا سے عمر تو کٹتی ہے شغل مین
ظلم ان بتون کے گر نہ اوٹھاؤن تو کیا کرون

پھر تو بلا مین روز پھنسائین یہ جان زار
کہنے یہ مین جو حضرت دل کے چلا کرون

مرزا جسمین روح کو راحت ہو اک گھڑی
کمبخت لیکے ایسی محبت کو کیا کرون

ردیف واو مُہملہ

آتو سوزان کے عیان کیا ہیون شرارے دن کو
جسکو آتے ہین نظر دھوپ مین تارے دن کو

یا تو آتے نہ تھے کم بام پہ پیارے اُن کو — یا ہوا کرتے ہیں ہر اک سے اشارے اُنکو

رات روتے ہی گذرتی ہے تصور میں ترے — کھینچا کرتا ہوں صنم درد کے مارے اُن کو

رفتہ رفتہ وہ بت پردہ نشین کھل کھیلا — اب تو ہونے لگے غیروں سے نظارے اُن کو

مصحف رخ کے تصور میں کسیکے مرزا
ہم پڑھا کرتے ہیں قرآن کے سپارے اُن کو

خاک میں حسرت وصلت نے ملایا مجھکو — آتش ہجر نے ہر روز جلایا مجھکو

اونکی نظروں سے سر بزم گرایا مجھکو — جو نہ دیکھا تھا وہ گردوں نے دکھایا مجھکو

دل سے بھولیگا نہ یہ اونکا ستم یاد ہے بست — خوب ہنس ہنس کے رقیبوں سے رلایا مجھکو

خوب کھلا کے تجھے آئینہ حیران کیا — دو پہر تک بخدا ہوش نہ آیا مجھکو

دل پھڑکتا تھا مرا کل سے خدا خیر کرے
آج اُس شمع رخ نے مرزا سے بلایا مجھکو

آہ جو دل سے مرے نکلے شرارے رات کو — ہوگئے وہ آسمان پر جاکے تارے رات کو

دیکھتے تھے ہم بھی سب بیٹھے ہوئے کونے میں اک — بزم میں ہوتے تھے گل کس سے اشارے رات کو

آپ گر افشاں چُنیں پیشانی پُر نور پر — توڑ لاؤں عرش سے ابھی ماہ تارے رات کو

آسمان پر کب ہیں یہ سیارگان و شمس و قمر — چڑھ گئے ہیں آہ سوزاں کے شرارے رات کو

ہمتو جانیں آپ بلاتے ہیں اب آتے ہیں آپ — خوب گل دم دیکے ہمکو سدہارے رات کو

سنتے ہیں جو ساتھ لاتے ہیں حیا و شرم کو — دیکھیے کرتے ہیں کیا یاران ہمارے رات کو

اتنو مرزا دہنک ہی اونکا نرالا ہو گیا
ہنستے ہین سن سنکے وہ شکوے ہمارے رات کو

کون گل افشان کیے جلتا تھا ستارے رات کو
کس سے ہوتے تھے محبت کے اشارے رات کو

اونکے جب لو سے لیے آنکھون کے ابرو کھنچ گئے
رہ گئے ارمان گھٹ گھٹکے ہمارے رات کو

وہ نہین سنتے نہین سنتے کسیکا درد و غم
لاکھ کوئی نام لے لیکر پکارے رات کو

اونکو تو وہ خوف دشمن سے نہین ملتے ہین اب
ہان ہوا کرتے ہین چھپ چھپکے نظارے رات کو

جسکو دوپہر ہو دل بیتاب سے وہ دل لگائے
یان نہین طاقت ہے گننے کی ستارے رات کو

روے روشن کی چمک کرتی ہے نور مہ کو ماند
مانگ کی موتی نظر آتے ہین تارے رات کو

دیکھکر کیا میری جانب غیر سے ہنستے تھے آپ
سچ بتا دیجے کہ یہ کیا تھے اشارے رات کو

اونکی اکھری اکھری ہین لٹ جھپکی ہین آنکھون مین نیند سی
کل کہان مہمان رہے تھے آپ پیارے رات کو

کب ملینگے بوسہ لینے مصحف رخسار یار
دیکھا کرتے ہین یہی ہم استخارے رات کو

لوٹ لین ہم بھی مزے دیدار کے اچھی طرح
آج رہجاؤ اگر گھر مین ہمارے رات کو

حال فرقت کا نہ پوچھین آپ کچھ اے رشک ماہ
ہم بسر کرتے ہین گن گن کے ستارے رات کو

ہجر نے دور کر دیا ہمکو
دل نے مجبور کر دیا ہمکو

آپ کی چشم مست ناز نے آج
خوب مخمور کر دیا ہمکو

شمع محفل رقیبان مین
تمنے کافور کر دیا ہمکو

ہجر نے دلکو کر دیا مجروح ‏ درد نے چور کر دیا ہمکو
گل کسینے دکہاکے جلوۂ رخ ‏ ہمہ تن نور کر دیا ہمکو
لذتِ بوسہاے لب نے صنم ‏ رشکِ زنبور کر دیا ہمکو
یار نے ملکے گل سے گلے مرزا
خوب مسرور کر دیا ہمکو

حالتِ دل جو دیکہنا ہو گر تو آکے دیکھ لو ‏ آ نہین سکتے تو ہمکو ہی بُلاکے دیکھلو
جسم لاغر سے تڑپ کر دم نکل جائے ابہی ‏ میری جان پہلو سے میرے دُور جاکے دیکھلو
میری بربادی کا تمکو گر یقین آتا نہین ‏ ای پریزاد ون لحد کی خاک اڑاکے دیکھلو
حال کہلجاے تمہین او ستم اذیتکا مرے ‏ تم بہی دو اکدن کسی سے دل لگاکے دیکھلو
کیا تعجب ہی جو یہ کہنا تمہارا مان جاے ‏ تم بہی اس روٹھے ہوئے دلکو مناکے دیکھلو
عین باران مین تمہین بجلی گراتا ہو اگر ‏ دیدۂ تر کو ہمارے مسکراکے دیکھلو
اونسے چھپنے کا نہین مرزا دلِ شیدا کبہی
گر یقین آتا نہین تمکو چہپاکے دیکھلو

ردیف ہاے ہوز

غیر پر لطف و عنایات ہے اللہ اللہ ‏ ہمسے اب ترکِ ملاقات ہے اللہ اللہ
رخ کی ہی یاد کبہی اور کبہی زلفونکا خیال ‏ اب تو یکسان ہمین دن رات ہے اللہ اللہ
کسطرح پائینگے ایدل رہِ مقصود کو ہم ‏ منزلِ عشق پر آفات ہے اللہ اللہ

خاک اوڑا اگر جو مین دیا تو وہ بولے ہنسکر | آج تو برق ہے برسات ہے اللہ اللہ

یہ غزل جسنے سنی ہنسکے لگا یون کہنے
واہ مرزا تری کیا بات ہے اللہ اللہ

دکھلائیے نہ غیر کو مہندی لگا کے ہاتھ
ڈر ہے کہ چوم لین نہ کہین مسکرا کے ہاتھ

ڈھونڈے اوڑائیگا جو عدو دیکھ پائے گا
ایدل اوسے نہ بھیجو نامہ صبا کے ہاتھ

ابرو کا یاد خوب نہین ہے جناب دل
آجاؤگے کسی نہ کسی دن قضا کے ہاتھ

کیا میرے جذب دل نے ستایا تھا کچھ تمھین
کیون آج کوستے تھے مجھے آپ اوٹھا کے ہاتھ

کچھ غم نہین جو دیجئے ذلت رقیب سے
بندے کی آبرو تو بتون ہی خدا کے ہاتھ

قابو سے میری وصل کی شب کو نکل گئی
کچھ وہ دبا کے پانون مرے کچھ دبا کے ہاتھ

مرزا اب اپنے روکیے گستاخ ہاتھون کو
ورنہ پھر آپ بیٹھ رہینگے کٹا کے ہاتھ

دل جسپہ آیا ہے وہ جلاد ہے واللہ
بیداد ہے بیداد ہے بیداد ہے واللہ

صحبت مین رقیبون کے مجھے ہنسکے رلایا
فریاد ہے فریاد ہے فریاد ہے واللہ

دل لینے مین ہر ایک کا وہ شوخ جفاجو
اوستاد ہے اوستاد ہے اوستاد ہے واللہ

زلفین تو ترے دام ہین قد او بت کمسن
صیاد ہے صیاد ہے صیاد ہے واللہ

مرزا قد موزون پہ تصدق کسکے
شمشاد ہے شمشاد ہے شمشاد ہے واللہ

تھمتی نہین اشکوں سے مری ایک گھڑی آنکھ
اسوقت مین کمبخت یہ او نہر تھی پڑی آنکھ

آٹھ آٹھ پہر ہے یہ کسی بت سے لڑی آنکھ
اب ان لگائے مری سیادان کی جھڑی آنکھ

ہے وجہ دھڑکتا نہین سینے مین مرا دل
آج اسمیں بھی شاید کہ ہے اس بت کی گڑی آنکھ

کہنے کو تو یون آہو و نرگس ہے پرا یہ دل
ادہر گل سے تو دیکھی ان آنکھون نے بڑی آنکھ

خون ہو گیا اوسکے جگر و دل کا مسیحا ان
بے دیدہ و دانستہ ہی جب سے یہ پڑی آنکھ

برساتی ہے دانتون کی تصور مین کسیکے
ہر دن مری ہر رات یہ موتی کی لڑی آنکھ

دربان نے جب بند کیا روزن دیوار
افسوس ہے مری خشتکے بدلے نہ جڑی آنکھ

ہر شب مجھے کٹتی ہے تڑپتے ہی تڑپتے
نیند اوڑ گئی جب سے مری اوس بت سے لڑی آنکھ

ہر شب اوسے روتے ہی گذرتی ہے الٰہی
کھلتا نہین کس سے ہے یہ مرزا کی لڑی آنکھ

ردیف یاے تحتانی

شب وصل رخصت کی کیا گفتگو ہے
اگر قتل کرنا ہے حاضر گلو ہے

ہزار اسکو دھوتے ہو چھٹتا نہین ہے
یہ کس کشتۂ بیگنہ کا لہو ہے

نہین مجکو قرآن کی کچھ ضرورت
ترا مصحف رخ مرے روبرو ہے

پیون خاک مین فصل گلمین عزیزو
نہ ساقی ہی ہے اور نہ جام و سبو ہے

جو زرد تا ہے انسو ٹپکتے ہین خون کے
یہ اب حال مرزا کا ای ماہرو ہے

یہ غیرون سے چھپ چھپکے کیا گفتگو ہے ۔ کہ دیکھو یہ مرزا اکھڑا روبرو ہے
جو ہی تام لب پر تو دل مین تصور ۔ سمایا نظر مین غرض تو ہی تو ہے
نظر آئی جب سے تری زلف پیچان ۔ گرفتار دل بس مرا مو بمو ہے
صبا اتنا اوس تنک لیلے سے کہیو ۔ کہ مجنون ترا پھر رہا کو بکو ہے
لیا نسخۂ عشق کا درس جب سے ۔ غم و رنج و اندوہ سب روبرو ہے
یہ مین تو کا جھگڑا ہے ناحق عزیزو ۔ جو آخر مین دیکھو تو مین ہون نہ تو ہے

تمنا ہے مرزا ہے کہ قتل ظالم
یہی سرخروئی یہی آرزو ہے

لہو برسون رلایا یاد گل اندام کے صدقے ۔ پھنسایا زلف پُر خم مین دلکو مین آو سکے دام کے صدقے
جواب خط مین لکھا ہے کہ چھپکر رات کو آنا ۔ مین اوسکی یاد کے قربان مین اسکے نام کے صدقے
جو وہ خورشید رو بھولے سے بھی آ جائے کوٹھے پر ۔ تصدق ماہ ہو اوس پر فلک ہو بام کے صدقے
لگا کر مجکو سینے سے تسلی دلکو دیتے ہین ۔ مین اونکے پیار کے صدقے اور اوس آرام کے صدقے

منور دل کیا مرزا کا دھوکر داغ عصیان کو
تصدق نور ایمان کے اور اسلام کے صدقے

ہماری آنکھ جسدن سے لڑی ہے ۔ تغیر حالت دل ہر گھڑی ہے
مجھے آگے سے یہ الجھن بڑی ہے ۔ کہ جوئی کسلیے پیچھے پڑی ہے
رہائی زلف سے ممکن نہین ہے ۔ مرے کالی بلا پیچھے پڑی ہے

غضب کیا ہے یہ کہنا شب وصل کی | غیر سے لو تو تمہاری ہین بڑی آہین
خزانہ دل ہے یہ داغِ جنون کا | خدا کے گھر ہین کبھی دولت گری ہے
تو اونکے وصل ہی پر مر رہا ہے | مجھے تو جان کی اپنی پڑی ہے

کہان سے آتے ہین لو پھر تو ہر جا
نہ سُرمہ ہے نہ مسّی کی دھڑی ہے

جان جاتی ہے صنم آؤ خدا کیواسطے | اب نہ ترسا او شبِ غم کبریا کے واسطے
ان بتونکی ترک کی الفت ناپائدار | چھین ہو بیٹھیون کہین یادِ خدا کیواسطے
آپنے بہتر کیا زلفونکی پہانسی دی اگر | دل کو پالا تھا اسی کالی بلا کے واسطے
ناتوانی نے مجھے ایسا کیا زار و نحیف | ہاتھ تک اوٹھتے نہین اب دعا کے واسطے

مرگ دشمن سے خوشی ہرگز نہ کر مرزا کبھی
حق تو یون ہے کُل زمانہ ہے فنا کیواسطے

آتے ہین یادِ ابروِ جانان کبھی کبھی | ہوتے ہین قتل حسرت و ارمان کبھی کبھی
دندان کی یاد ہے کبھی آنکھونکی یاد ہے | خندان کبھی کبھی ہین تو گریان کبھی کبھی
کھاتے ہین سنگ لڑکونکے بستی مین گاہ گاہ | وحشی تمہارے جاتے ہین ویران کبھی کبھی
ممکن نہین جو وصل تو بوسہ ہی ہو عطا | ایجان کچھ تو کیجیے احسان کبھی کبھی

مرزا وہ سیاہیکے دلکو یہ کہتے ہین غیر سے
پھنستے ہین ایسے دام مین انسان کبھی کبھی

فرقت میں شب وصل کو ہم یاد کرینگے
ایجان کبھی نالے کبھی فریاد کرینگے

پیری میں جوانی کے مزے یاد کرینگے
کھوئے ہوئے سرپا پیہ پہ فریاد کرینگے

گر وصل نہو آپ کا کافی ہے تصور
ہم یاد ہی سے آپ کے دل شاد کرینگے

دینے کو تو دل دیدیا اوسکو مگر اے دوست
افسوس یہی ہے کہ وہ برباد کرینگے

وہ اپنے خیال رخ زیبا سے شب ہجر
کب خانۂ دلکو مرے آباد کرینگے

چھیڑیگا ہماری رگ سودا کو اگر اب
ہم خون میں تر نشتر فصاد کرینگے

بالفعل تو خاطر میں وہ لاتے نہیں مرزا
الفت کو مری بعد مرے یاد کرینگے

دل اٹک گیا ہے ابرو خمدار کے تلے
جینا مرا محال ہے تلوار کے تلے

میں نے جب اپنے دل کو پکارا تو بول اٹھا
مضطر نہو میں ہوں قدم یار کے تلے

اے ہمت اب اوسکی لینا ہے تجھکو خبر ضرور
عاشق دبا ہے رنج کے کہسار کے تلے

پگڑی تری اچھالینگے یہ رند بادہ خوار
زاہد چھپا نہ جام کو دستار کے تلے

کیدو وہ جھانک جائیں جھروکے سے آنکر
مرزا کھڑا ہے آپ کی دیوار کے تلے

دل حسینوں کے یہاں کا آنا جانا چھوڑ دے
مثل ہرجائی ہر اک سے جی لگانا چھوڑ دے

ذبح کر ڈالیگا تجھکو اکدن صیاد بس
بلبل نادان چمن کا آشیانا چھوڑ دے

بات ہلکی آئیں ہو جاتی ہے ہر انسان کی
جھوٹے سچے رندے کے فقرے بنانا چھوڑ دے

اسمین بھی بدنام ہو جاتا ہے انسان کو بکو
او بُت کمسن ہر اک کا دل دُکھانا چھوڑ دے

وہ خفا ہوتا ہے کہتا ہوں جو مرزا اوس سے میں
درد سر جاتا رہا صندل لگانا چھوڑ دے
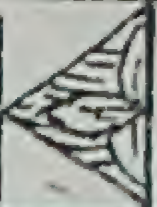
نظر تیری جسدن سے پیاری لگی ہے
کنارا کرون کیون مین عاشق ہوں اوسکا
تیری نوک تیر نگہ کی پریرو
کیا ہے کسنے جو آسنے کا وعدہ

دل بیجان پر کٹاری لگی ہے
ڈوپٹے مین جسکے کناری لگی ہے
دل غم رسیدہ پہ کاری لگی ہے
نگہ جانب در ہماری لگی ہے

خبر جلد مرزا کی لینا ہے لازم
کہ اوسکو بس اب لو تمھاری لگی ہے
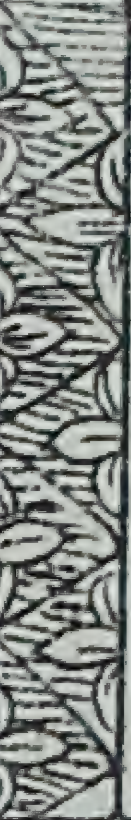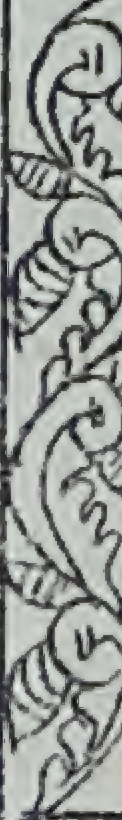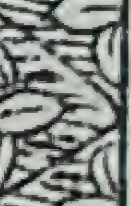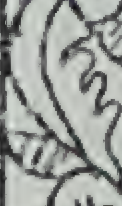
جب سے میری شکل ان آنکھو مین آئی پھر گئی
حُسن پر نازان نہو کیا راست ہے قول ظفر
مہربانی سے تمہاری مہربان سب خلق تھی

پھر نہ کیا گو کہ اک ساری خدائی پھر گئی
چار دنکی چاندنی موسم پر آئی پھر گئی
تم جواب ہمسے پھرے ساری خدائی پھر گئی

کیا کرون مرزا مین حال شومی قسمت بیان
وقت جانان مین اگر موت آئی پھر گئی
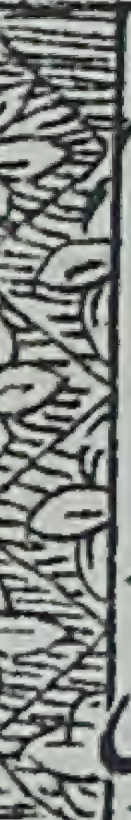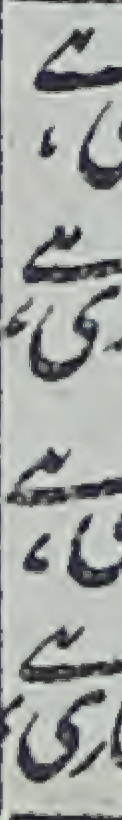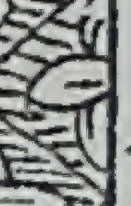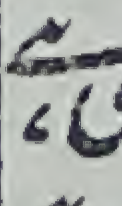
ہر اک شب بام پر آیا نہ کیجے
لقب تمکو کہیگا سب زمانہ
ہمارے سامنے ایجان للّٰلہ

قمر کو حُسن دکھلایا نہ کیجے
قسم جھوٹی کبھی کھایا نہ کیجے
عدو کا وصف فرمایا نہ کیجے
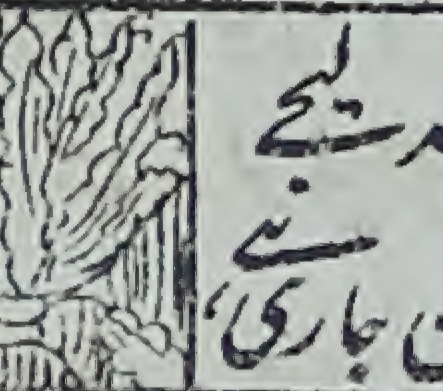
کسیکی زلف چہو کر حضرتِ دل بلا سر پر یہان لایا نہ کیجے
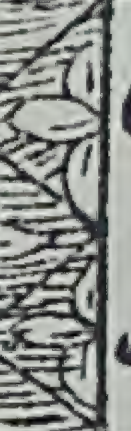
کہونگا آج مرزا مین یہ اُونسے
حیا کو ساتھ مین لایا نہ کیجے

دل تو پامال کیا کرتا ہے ظاہرا ہاتھہ ملا کرتا ہے
کیا غضب ہے کہ مجہے دلبر سے آسمان آج جدا کرتا ہے
تیرا دیوانہ بگولے کی طرح دشتِ وحشت مین پہرا کرتا ہے
یاد مین تیری بُتِ ماہ لقا دل مرا محو رہا کرتا ہے

دیکہے تشبیہ ختن زلفون کو
روز مرزا یہ خطا کرتا ہے

تڑپ ہے سوز ہے دہڑکن ہے اضطراری ہے مین کیا کہون جو مرے دلکو بیقراری ہے
لبون پہ دم ہے تڑپ دل مین درد سینے مین جگر مین ضعف ہے آنکہون سے اشک جاری ہے
چہکایا انمین ہر تشنۂ شہادت کو غضب کی خنجر ابرو مین آبداری ہے
یہ انتظار مین حالت ہوئی کسیکے مری زمین سے اوٹھ نہین سکتا ہون ضعف طاری ہے

خدا کے واسطے مرزا کی اب خبر لیجے
لبون پہ دم ہے اور آنکہون سے خون جاری ہے

شہرت جہان مین ہے مرے اضطراب کی حالت نہ پوچہیے دلِ خانہ خراب کی
دنیا ہی کا رہا نہ ہوا دین کا غضب مری بتون کے ہجر نے مٹی خراب کی

تیرے حسد سے خوب ہین واقف ہون آگہ فلک | نیرنگیان وہ کہا نہ مجھے انقلاب کی

بے اعتنائیون سے کسی شوخ چشم کے | ہستی خراب ہے دل خانہ خراب کی

مرزا مقام شکر خدا ہے کہ بزم مین
ہر شخص نے یہ میری غزل انتخاب کی

تیرے عاشق کو فرقت مین فلک از حد ستاتا ہے | اگر ہنستا ہے رُلاتا ہے مصیبت مین پھنساتا ہے

جو کہانے کو کوئی کہتا ہے مرزا کو فقط کہاتا ہے | بجا ہے آپ نے نگہین ہنسنے کو آتا ہے

صبا کہیو تری عاشق کی اب تو غیر حالت ہے | لبون پر دم ہے آنکھین بند ہین غش پر غش آتا ہے

تمہارے ہجر مین پیارے عجب کچھ میری حالت ہے | نہ گھر مین جی بہلتا ہے نہ صحرا ہی خوش آتا ہے

وہ مرزا غیر کی محفل مین بیٹھا کر مجھے ہر شب
جلاتا ہے رُلاتا ہے کُڑھاتا ہے ستاتا ہے

لکھی جب سے صفت زلف رسا کی | طبیعت ہوگئی میری بلا کی

خبر کیون لوگے اب اس مبتلا کی | تمہین خود بین نے دل دگیر خطا کی

بھلا دل کھول کر کیونکر ملین ہم | گرہ کھلتی نہین بند قبا کی

ادہار کیئے نہ کوئی ایسے یون ظلم | قسم ہے آپ کو ذات خدا کی

رہا کرتا ہے زلفون مین تمہارے | محبت ہوگئی دل کو بلا کی

مری جان ہجر کے غم سے بچا لو | [illegible]

[illegible]

اتے آتے دیکھیے اونکی سواری رہگئی
آرزو دل ہی مین. دلکی ہماری رہگئی

عاقلان دہر دانائی مین قاتل تھے مرے
بھولی صورت کو جو دیکھا ہوشیاری رہگئی

بار ہا دیتا رہا تو ساتھ لیکن ہجر مین
ای دل غمخوار تیری غمگساری رہگئی

ہوش تو جاتے رہے آتے ہی دلکے ہمرہ
داغ دل وس لالہ رخ کی یادگاری رہگئی

اب اگر آئے بھی وہ مرزا تو ہو سکتا ہو کیا
جان تو جاتی رہی ہے دم شماری رہگئی

لاش کے ساتھ چلوگے تو عنایت ہوگی
اپنے ہاتھوں سے جو دفناؤگے راحت ہوگی

دم نکل جانے دو دم بھر نہ ابھی پاس سے جاؤ
مرتے دم تم بھی نہو گے تو اذیت ہوگی

جسکو ٹھکراتے تھے وہ پانو سے ہمراہ رقیب
ہو نہو وہ مجھی بدبخت کی قسمت ہوگی

آتے آتے جو اونھین روک لیا دم نکلا
یہ بھی بیدل کسی دشمن کی شرارت ہوگی

سنکے مرزا کے وہ اشعار یہ فرماتے ہین
چلبلی ایسی کسی کی نہ طبیعت ہوگی

آج قاصد بحال آتا ہے
کیا پیام وصال آتا ہے

دل تڑپ جاتا ہے خدا کی قسم
یار کا جب خیال آتا ہے

خواب مین دیکھتا ہون جب انکو
اور ہی کچھ خیال آتا ہے

مرزا روتا ہون جب مین جی بھر کے

موسم برشگال آتا ہے

ہم شمع رخ خون دل کا بہر سا نہین رکھتے
پروانہ صفت جان کی پروا نہین رکھتے
سیر چمن خلد برین کی ہوا سے بستیح
ہمسے کوئی پوچھے تو ہم اصلا نہین رکھتے
وہ اہل غرض ہین جو ہر اک شی کے ہین خواہان
ہم وصل بجنبہ کوئی تمنا نہین رکھتے
ہان رکھنے کو رکھتے ہین مگر تیرا تصور
حسرت نہین رکھتے ہین تمنا نہین رکھتے

کچھ اسمین لگاوٹ نہین منہ دیکھی نہین بات
سر قدمون پہ ہر ایک کے مرزا نہین رکھتے

واۓ ابروے بے پیر ہوا چاہتا ہے
دل ہمارا تہ شمشیر ہوا چاہتا ہے
اوس کمان ابرو کا ہر دم ہی خیال مژگان
دل ناداں ہدف تیر ہوا چاہتا ہے
سرخ ہی رنگ فلک ماہ محرم آیا
آج برپا غم شبیر ہوا چاہتا ہے
کیسی دلچسپ ہی صانع نے بنائی تری شکل
اک جہان پیکر تصویر ہوا چاہتا ہے

سر سے پہلے ہی کفن باندھ کے بیٹھو مرزا
مائل قتل وہ بے پیر ہوا چاہتا ہے

پھر جدا مجھسے وہ دلدار ہوا چاہتا ہے
پھر مرا دل جگر افگار ہوا چاہتا ہے
دھیان رہتا ہی جو اوس مہر لقا کا ہر دم
دل مرا مطلع انوار ہوا چاہتا ہے
جو تسلی دیا کرتا تھا مجھے روز آکر
اب وہی قتل پہ تیار ہوا چاہتا ہے
اونکی آنکھونکا خیال آنے لگا پھر دلمین
دل یہ بیمار کا بیمار ہوا چاہتا ہے

پھر تپ ہجر سے نے پھونکا ہی مرا دل مرزا
پھر بلند آہِ شرر بار ہوا چاہتا ہے

سُرمگین ہے چشم اُوس عیار کی
قتل کرتی ہین نگاہین یار کی
پڑ گئے چھالے ہمارے پانُون مین
خواب مین بھی وہ نظر آتا نہین
ای طبیبون حاذقون عیسی نفس
بُلبُلون نے منتِ گُل کی تو کیا
دیکھنا ہو دیکھہ لے رشکِ مسیح
بیٹھے بٹھلائے کیا رسوای شہر

کاٹ دونی ہو گئی تلوار کی
ذبح کرتی ہین ادائین پیار کی
جاگ اُٹھی تقدیر نوکِ خار کی
رہگئی حسرت مجھے دیدار کی
کچھہ دوا ہے عشق کے بیمار کی
سب خوشامد کرتے ہین ردار کی
حالت ابتر ہے ترے غمخوار کی
عقل بگڑی ہے دلِ بیمار کی

لیگئے ہنس ہنسکے مرزا دل وہ آج
تمنے شوخی دیکھی اُوس عیار کی

سُرمہ آنکھون مین تری ماہ لقا ہی کیا ہے
آگئی زلف کا کچھہ حال نہین کھلتا ہے
یاد مین اوسکی رہا کرتا ہی ایدل جو تو محو
پھنس گئے بھولے سے ہم اب ہی رہائی مشکل

یاد انگئی عاشق کی قضا ہے کیا ہے
دامِ آفت ہی قیامت ہی بلا ہے کیا ہے
یہ بتا وہ بُتِ بے پیر خدا ہے کیا ہے
حلقہ زُلفِ صنم دامِ بلا ہے کیا ہے

نالے سن سُنکے وہ مرزا کے یہ فرماتے ہین

ہمدم ہون مرغِ سحر کی یہ صدا ہے کیا ہے

اشکون کے موتیون ہی کا زیور بنائینگے — اس سلسلہ کو رشتۂ گوہر بنائینگے

محفل مین آج حضرتِ دل چھیڑ چھیڑ کر — گالی کو اونکے قند مکرر بنائینگے

فرقت مین مئکشی کو جو چاہیگا دل مرا — اشکون کو بادہ چشم کو ساغر بنائینگے

وہ قتل کرکے دل کا کرینگے شکار جب — مژگان کو تیر ابرو کو خنجر بنائینگے

بیوجہ ربط ضبط بڑہاتے نہین ہین اب — وہ رفتہ رفتہ دلمین مرے گھر بنائینگے

قاصد اگر نہ ہمکو ملیگا تو غم نہین — اے مرغِ شوق تجکو پیمبر بنائینگے

مرزا تمھارے شعر جو جائینگے ہند مین
سر نامۂ کلام سخنور بنائینگے

حالِ دلِ عاشق کی وہ پروا نہین کرتے — کچھ خوفِ خدا یہ بُتِ ترسا نہین کرتے

اعجاز ہے ٹھوکر سے جلاتے ہین وہ مردے — جو کام وہ کرتے ہین مسیحا نہین کرتے

غیرون پہ کرم مجھپہ جفاؤن پہ جفائین — بیجا یہ ستم کرتے ہین اچھا نہین کرتے

وحشت مین بھی یہ پاسِ محبت کا ہے دیکھو — ہم نام تم آپ کا افشا نہین کرتے

مرزا بھی بڑے قول کے پابند ہین اللہ
ہر ایک سے وہ دل کو لگایا نہین کرتے

قطعات تاریخ ریختۂ کلک اعجاز سلک جناب منشی دہنپت رای صاحب متخلص بہ محقق ولد منشی جبسکھہ رای صاحب آنجہانی فرمان نویس سلطانی متخلص بہ مقبول مدار المہام صرکا

ونی وقار نواب وصید الدولہ مرزا مہدی حسین خان بہادر اسد جنگ ساکن محلہ نوبستہ واقع

شہر لکھنؤ مضاف صوبہ اودھ

چو شد مطبوع این دیوان دلکش — نفیس و با صفا پر نور و اعلی
محقق از پی سالش بگفتم — کہ — بہتر طبع شد دیوان مرزا

ایضاً از حروف منقوطہ — سنہ ۱۳۱۱ ہجری

طبع گر دید چو دیوان عجیب — ہر قدر مدح سرایند بجاست
گو ز منقوط محقق بے حال — خوب شاداب کلام مرزاست

سنہ ۱۳۱۱ ہجری

ایضاً از حروف معجمہ

طبع دیوان بے نظیر و عدیل — چون لعون الگشت تمام
گفت سالش محقق از منقوط — خوشتر و فایق ست جملہ کلام

۹۳

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب منشی اشرف علی صاحب اشرف خوشنویس لکھنوی

چھپا کیا خوب یہ دیوان مرزا — زمین شعر اک آسمان ہے
لکھو اشرف یہی تاریخ ہجری — کلام شاعر شیرین بیان ہے

۱۳۱۱

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب منشی خیراتی لال صاحب شگفتہ لکھنوی کالیستھ سکسینہ دوسرے

بسکہ مرزا سخنور بیمثل — چہ غزلیات لاجواب نوشت
سال تاریخ آن شگفتہ گفت — واہ دیوان انتخاب نوشت

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

چو غنچہ شگفتہ دل ز سیر این دیوان — عجیب مدح فزا دلکشا گلستانست
سنین طبع رقم کرد کلک فکر جلال — کہ لاجواب عدیم المثال دیوانست

۱۳۱۱

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب منشی گوبند پرشاد صاحب فضا لکھنوی کالیستھ سکسینہ دھسر

مرزا داؤد بیگ صاحب ... — شاعری مین جو ہندی ہے اونکی دہاک
اونکا دیوان اندنون مین چھپا — جنکا شہرہ ہے تا سما سماک

فکر تاریخ شاعرونکو ہوئی ۔ جو ہیں اس فن میں صاحب ادراک
تو قضا لکھہ زروے اندیشہ ۔ دفتر حسن تازہ دیوان پاک

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب منشی شیو پرشاد صاحب وہبی منیجر اودہ اخبار لکھنوی کا نتیجہ

سکسینہ دوسرے

مرزا داؤد بیگ عالی طبع ۔ گفت دیوان خویش از سر حسن
از مضامین احسن و مطبوع ۔ شائقان را نمود پیکر حسن
بہ تماشاے چہرۂ محبوب ۔ عاشقان را کشادہ یک در حسن
از بلندی طائر مضمونش ۔ قوتے داد بہر شہپر حسن
سال عیسی چنین بگو وہبی ۔ کہ گل شاعریست دفتر حسن

تاریخ طبعزاد جناب منشی پیارے لال صاحب خوشنویس کا نتیجہ سکسینہ دوسرے متخلص بہ شادان ولد خلف جناب منشی کنور سین صاحب و شاگرد جناب منشی جیسکہہ راے صاحب مقبول فرمان نویس سلطانی ساکن محلہ نولستہ شہر لکھنو

گشت مطبوع خوبتر دیوان ۔ جا بجا نظم او ہمی دیدم
ناگہان سال طبعش ای شادان ۔ باغ فیض ـ از سروش بشنیدم

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب منشی ٹہنو لال صاحب نائب لکھنوی کا نتیجہ سکسینہ دوسرے

گفت مرزا ہیچمدان دیوان فصیح ۔ کز ہنر میدان بجوید داد را
سال طبعش گر بخواہے نائبا ۔ کن رقم بے پا و سر ایجاد را

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب منشی ٹہنو لال صاحب نائب اوستاد مصنف دیوان ہذا

کا نتیجہ سکسینہ دوسرے ـ بصنعت زبر و بینات

مرزا کا چھپا کلام دلچسپ ۔ کیون نہ ہو بلند پایۂ عشق
ہر لفظ ہے حسن سے مزین ۔ ہر حرف ہے زیر سایۂ عشق
نائب تاریخ طبع دیوان ۔ لکھہ ـ دفتر حسن مایۂ عشق

قطعہ تاریخ طبعزاد عالیجناب راجہ سری پرشاد بہادر احقر تلمیذ جناب نائب لکھنوی

برادرزادۂ عالیجناب نبسی راجہ بہادر باقی کالیستھہ سکسینہ دوسرے اعزاز نمائی
حیدر آباد ۔ دکن

میرزا گفت ہمچنان دیوان	کہ سراپاے اوست جوہر حسن
زیب بخشید ملک معنی را	زیر فرمان نمود کشور حسن
سال طبعش چو خواستہ احقر	زد ندا آب بخش گوہر حسن
چشم بد دور خوان سنین شیوع	دلکش و دلپذیر دفتر حسن

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب بابو مولچند صاحب احقر راولپنڈی ملک پنجاب تلمیذ
جناب تائب لکھنوی

چھپا جسوقت یہ مرزا کا دیوان	ہر اک بولا کہ آمین ثم آمین
نکھون ہو سیر سے دل اسکے محظوظ	ہے اک اک لفظ جسکا سحر آگین
صدا یہ غیب سے آئی دم فکر	کہ احقر تو عبث بیٹھا ہی غمگین
رقم کر سال معجم بے سر جوہر	کہ یہ پھولے پھلے باغ مضامین

۹۱۸ ۹۳

قطعہ تاریخ طبعزاد مصنف دیوان ہذا

چون بافضال خالق اکبر	طبع دیوان من شدہ بہ شتاب
سال تاریخ گفتم این مرزا	دفتر حسن تحفہ احباب

۱۳ھ ۱۰

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب منشی لچھمن پرشاد صدر تلمیذ جناب شگفتہ لکھنوی

این نسخہ بحکم شاہدان معنی	ز ابیات بدیع کشور حسن بود
ہر دائرہ کا زیور است ہر لفظ حسین	ہر نقطہ نگین زیور حسن بود
مرزا داؤد بیگ تصنیف نمود	بس طبع رسائش مظہر حسن بود
چون قدر کنند نہ اینچنین شاہد را	آنکس کہ ز عشق در سر حسن بود
از روے اشاعت است صدرا تاریخ	دیباچہ عشق دفتر حسن بود

تقریظ۔ پُرتنویر دلپسند ہر برنا و پیر چکیدۂ قلم فصاحت رقم منشی سحر تحریر شاعر خوش تقریر جناب

منشی نتھولال صاحب نائب سلمہ الوہاب

سبحان اللہ انداز نوان اوراق ہفت آسمان بفیض شیرازہ بندی صحاف کتاب وجہان اک مجلد گلستان ہو رہے ہین اور صفحات طبقہاے زمین بطفیل ناظم دفتر عرش برین رشک بوستان جنان ہو رہے ہین اس ہنگام بہار التیام مین کہ مظہر عنایات الٰہی ہے اور مصدر برکات نامتناہی فردہ مطبع دیوان بلاغت نشان ریختہ قلم نضارت رقم گل گلستان معانی بلبل بوستان سخندانی سحر بیان تیغ زبان ارسطو فطنت فلاطون فطرت سقراط جہان بقراط زمان جناب ڈاکٹر میرزا داود بیگ صاحب مرزا سلمہ الرحمن خلف عالیجناب والا مراتب مرزا حیات بیگ صاحب لازال سحاب متقاطرا گوش زد حقیر ہوا۔ موجب سرور کثیر ہوا۔ واقعی اس دیوان فصاحت عنوان کی سرلوح کاتب تقدیر کی دست قدرت کی تحریر ہے اور فی الحقیقۃ پیشانی اسکی رشک جبین خورشید پرتنویر ہے۔ ہر ورق اسکا قصر فلک کا شامیانہ ہے۔ اور ہر صفحہ اسکا دفتر مضمون کا خزانہ ہے۔ بندش الفاظ کی زیبائی گل اندامان سمرقند کی رعنائی کی بہار دکہاتی ہے۔ اور صفائی مضامین کی خوشنمائی سادہ رویان سیمین کی تودہ گرائی کی بہار دکہاتی ہے ہر شعر آبداری مین در عدن ہے۔ ہر مصرعہ نامداری مین شاخ نارون ہے۔ سیاہی حروف مہرویان مشکموے انکہونکا کاجل نکالتی ہے اور بہار خوش کلامی ناظرون کے دل وجگر کو مارے خوشی کے سینے مین اچہالتی ہے۔ ہر نکتہ غیرت دہ خال مہ جبینان ہے ہر شوشہ رشک زلف نازنینان ہے۔ نظم لراقمہ

نقطے ہین صاف در مکنون سے   بوی گل آرہی مضمون سے   نسخہ یہ گلشن معانی ہے

حسن اور عشق کی کہانی ہے   حورین دیتی ہین اسپہ دل سہران   جان کرتے ہین اسپہ جن قربان

غالباً اگر میر زندہ ہوتے فی عمرہ اسیر ہوتے اور مصحفی اس صحیفہ کی تلاوت مین اپنی زندگی بسر کرتے ہو تحسین اسکی ہوس مین گم ہو جاتے۔ تجر اس بحر بیکنار مین غوطے لگاتے۔ ناسخ اس قطعہ نادر کو